بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقیقت مودودی

مؤلف

شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ

بانی

جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ

اعجاز احمد عارفی
03445959115

پیش لفظ

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

پیش نظر کتاب جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ (سرحد) کے امیر حضرت شیخ القرآن مولانا محمد طاہر صاحب کی تصنیف ہے۔ موصوف کا روحانی رشتہ بوساطت حضرت مولانا حسین علی صاحب مرحوم وال بھچروی اور حضرت مولانا عبید اللہ سندھی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے ملتا ہے۔

یہ وہ راست باز اور مجاہد ہستیاں ہیں جنہوں نے آزادی ہند کے سلسلہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور اقامت اسلام میں ولی اللہی خاندان کے فیضان کو آفاق عالم تک پہنچا کر امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا۔ جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ نے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ملک میں توحید و سنت کا بڑا کام کیا ہے اور رد شرک و بدعت کے علاوہ ملک میں برپا ہونے والے ہر فتنہ کا مقابلہ نہایت پامردی اور بے جگری سے کر کے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کر دی۔ چکڑالویت، مرزائیت، شلیتسم (پرویزیت) وغیرہا جتنے فتنے بھی ملک میں ابھرے اشاعۃ التوحید والسنۃ کے

راہنما انکے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گئے۔ "مودودیت" عہد حاضر کا بہت بڑا خطرناک فتنہ ہے۔ جماعت مودودی کے امیر ابوالاعلیٰ مودودی نے اسلام کے ہر مسئلہ پر قلم اٹھایا اور تقریباً ہر مسئلہ میں ایک نئی راہ اختیار کی۔ امت کے اجماعی مسائل میں بھی اپنی قیاس آرائیوں سے شگاف پیدا کر دیئے۔

اسکی کتابوں میں تنقیص صحابہؓ توہین انبیاء، جمہور امت کی مخالفت کا زہریلا اور غلیظ مواد پایا جاتا ہے۔ مودودی نے اکابرین امت پر جرح کر کے ان سے اعتماد اٹھانے کی مذموم کوشش نہیں کی بلکہ اس نے صحابہؓ پر زبردست انتقاد کیا۔ مودودی نے تنقیص صحابہؓ پر قلم اٹھایا تو شیعہ شرما گئے۔ عصمت انبیاءؑ پر بحث کی تو پرویز بھی پیچھے رہ گیا۔ جب انبیاء کو قلم زد کیا تو مستشرقین انگشت بدنداں رہ گئے،

غرض اینما یوجہہ لا یأت بخیر۔

حتی کہ حضورؐ کے دوہرے داماد عشرہ مبشرہ کے جو تھے اور خلفاء راشدین کے تیسرے فرد بعض خصوصیات میں یکتائے روزگار مودودی کے معیار نقد پر نہ کم عیار ثابت ہو رہے ہیں۔

خلافت و ملوکیت کے پڑھنے سے ہر صاحب قلب سلیم و فہم مستقیم بے ساختہ پکار اٹھتا ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہیں مرغ قبلہ نما آشیانے میں

لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ جہاں راسخ العقیدہ اہل سنت کے دلوں

یں مودودی اور اسکی جماعت کیخلاف نفرت کے طوفان امنڈے
وہاں مغربی درسگاہوں کے تربیت یافتہ نوجوان مودودی
کی ثناخوانی میں رطب اللسان ہوگئے ہیں

پسند اپنی اپنی مزاج اپنا اپنا۔

ہر مکتب فکر کے علماء نے مودودی صاحب کی گمراہی پر گواہی
دی۔

مولانا ظفر احمد صاحب نے برأت عثمانؓ کا ایک کتابچہ
لکھ کر عثمانی ہونے کی حیثیت سے اپنا فریضہ ادا کیا اور سید نورالحسن
شاہ صاحب بخاری نے خلافت وملوکیت کے رد میں "عادلانہ دفاع"
نام ایک کتاب تصنیف کی۔ شاہ صاحب نے ناموس صحابہؓ کے
تحفظ میں قابل قدر مواد گراں قدر سرمایہ فراہم کرکے مودودی کی
خوب گت بنائی۔ لیکن شاہ صاحب نے تنظیم اہلسنت والجماعت کے
راہنما کی حیثیت سے اپنا فریضہ ادا کیا۔

مودودی کے سارے غلیظ مواد کی نشاندہی کا کام ہنوز تشنہ
تکمیل تھا۔ حضرت مولانا محمد طاہر صاحب کو اللہ تعالے نے
توفیق ارزاں فرمائی کہ انہوں نے پیش نظر کتاب،

= حقیقت مودودی =

لکھکر بحمد اللہ اس فریضہ کو پورا کرنے کی مبارک کوشش کی ہے =

فجزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین

سید لعل شاہ بخاری مدرسہ تعلیم القرآن

لوسر شرقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ ولا عدوان الا علی الظالمین

فتنہ مودودیت کے پھیلنے سے بعض ایسے لوگ بھی متاثر ہونے لگے جو اس تحریک کو ایک دینی تحریک خیال کرنے لگے اور ناآشنا حقیقت تھے تو ہم نے جلدی سے حقیقت مودودیت کے چند نمبر شائع کئے۔ تعداد دو ہزار تھی مگر ہاتھوں ہاتھ چند روز میں ختم ہو گئے اور پھر مختلف علاقوں سے تحسین و آفرین کے خطوط آنے لگے اور "رسالہ" کی مانگ ہونے لگی تو ہم نے دوسرا ایڈیشن شائع کیا جس میں پہلے سے کچھ زیادہ تفصیل کی گئی اور یہ لحاظ بھی کیا گیا کہ عنوان صاف جلی ہوں اور اوپر دیئے گئے حوالوں کی نیچے تفصیل ہو، مگر پھر بھی اتنی گنجائش نہ ہو سکی کہ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر تفصیل کی گئی ہے یوں ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق کی جاتی۔ اس میں یہ لحاظ بھی رکھا گیا کہ مودودی کی کتب کا طبع بھی ساتھ ذکر ہو۔ کیونکہ جب ہمارا رسالہ

شائع ہوا تو مودودیوں نے اپنی سابقہ روش پر عمل کرتے ہوئے عوام کو دھوکہ دینا چاہا کہ دیکھو جی کہ یہ غلط حوالے لکھتے ہیں ہماری کتب میں ان صفحات پر یہ عبارات نہیں ہیں حالانکہ ایڈیشن دوسرا دکھاتے ہیں۔ جیساکہ الفصار ندینہ پر یہود کا اثر ذکر کرتے ہوئے ہم نے تفہیمات حصہ دوم طبع اول کا ذکر کیا تو انہوں نے طبع چہارم بتایا۔ حالانکہ اس کے صفحہ ۱۷۵ پر یہ عبارت ہے۔ تو یہ کمی بھی اب پوری ہو گئی۔

اس ایڈیشن میں ان کے ایک اس دھوکے کا پول بھی کھولا گیا۔

مودودیوں کا سوال۔ جیساکہ مودودی نے لکھا ہے یہ ہی تمہارے اکابر کی کتابوں میں ملتا ہے؟

جواب۔ پہلے تو یہ عبارات پوری نہیں ہیں اور اگر ہے بھی ہیں تو یہ روافض نے ان کی کتب میں درج کی ہیں اور مودودی تو اب زندہ ہے اعتراف کرتا ہے لیکن توبہ نہیں کرتا۔

کتابوں میں عبارات داخل کرنا روافض کا طریقہ ہے۔

جیساکہ غنیہ میں ہے ص اور مرام الکلام میں ص۵ اور بے شمار کتابوں میں ہے۔ ابن ابی عوجاء نے چار ہزار حدیثیں

گھڑ کر داخل کی تھیں کتابوں میں۔

امیر جلال الدین محدث کی "روضۃ الاحباب" کی جلد ثالث میں یہ شعر درج ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق سے

ہمیں بس بود حق نمائی او
کہ کرد نہ شک درخدائی او

اور کیا یہ شعر اس محدث نے لکھا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ شیعہ نے درج کیا ہے۔ میر حسین المیبذی جو کہ شیعہ تھا اس نے بھی یہ شعر شرح دیوان میں ذکر کیا ہے۔ یا کاتب سے غلطی ہو جاتی ہے جیسا کہ ہدایہ میں کئی جگہ ہے اور ہم نے اس کی مثالیں البصائر اور ضیاء النور میں دی ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن لگانے کا ایک عظیم فتنہ"

اسلام کی بڑھتی ہوئی شان و شوکت کو دیکھ کر عبد اللہ بن سبا یہودی نے فتنہ و فساد کی ایک منظم سازش شروع کی کہ اس دین حق کو صرف اسی طرح کمزور کیا جا سکتا ہے جب کہ اس کے پاسبانوں کو بدنام کیا جائے۔ چنانچہ طبری نے ذکر کیا ہے کہ ابن سبا نے کہا ان عثمان اخذہا بغیر حق وغیرہ اور اطراف و جوانب میں

ف تاریخ الامم والملوک صفحہ ۹۰ طبع حسینیہ۔

والیوں کے خلاف خطوط اور کتابیں لکھکر پھیلا دیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ان لوگوں کے ہاتھ سے ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہید ہو گئے ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں پھر ان ہی لوگوں نے ۴۰ھ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرایا یہ باتفاق امت کے حضرات شیخین[1] کا زمانہ تھا۔ یہ اسی سبائی جماعت نے پارہ پارہ کردیا اور ۳۷ھ سے فتنہ رفض شروع ہوا اور لقب شیعہ[2] ظاہر ہوا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امت ۲۲ یا ۴۲ فرقوں میں بٹ گئی۔ اس افتراق کا اصلی سبب فرقہ سبائیہ منسوب الی عبد اللہ بن سبا یہودی تھا۔ پھر اسی فرقے سے مختلف فرقے بنے۔ نظامیہ جوکہ منسوب ہے طرف ابراہیم بن سیار ۲۳۱ھ نظام کے انہوں نے طعن صحابہؓ کو اپنا دین[3] بنایا۔ واصل بن عطا نے حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اور ام المومنینؓ پر بہتان تراشی کی[4]۔

باطنیہ مشہور یہ جناحیہ خطابیہ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ

---

[1] دیکھو الدراۃ القدسیہ للسفارینی المتوفی ۱۱۸۸ھ التبصیر فی الدین للاسفرائنی المتوفی ۴۷۱ھ۔ [2] تحفہ اثنا عشریہ للامام عبد العزیز دہلوی ولادت ۱۱۵۹ھ وفات ۱۲۳۹ھ [3] مختصر التحفہ [4] المواقف للعلامہ عضد الدین عبد الرحمن بن احمد المتوفی ۷۵۶ھ استاذ علامہ تفتازانی [5] تفصیل کیلئے الفرق بین الفرق ص ۱۲۴ و ص ۳۱۹ النجوم الزاہرہ ص ۲۲۳/۲ التنبیہ ص ۳۱ العرص ۲۱۵ للبقاۃ المعتزلہ ص ۵

باقی ص ۱۰ پر

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر صحابہ کرام کو کافر کہا۔
پھر رفتہ رفتہ اور فتنے بنتے گئے جیسا کہ کاملیہ محمد بن کرام کے تابعدار ۲۵۵ھ
اور کئی گمراہی کی طرف بلانے والے پیدا ہوئے جہم بن صفوان
۱۲۴ھ واصل بن عطار ۱۳۱ھ عمر بن عبید[۱] ۱۴۴ھ ،
ابو الہذیل العلاف ۲۳۶ھ ، الاسکافی ۲۴۰ھ ، احمد بن حابط ۲۳۲ھ
حسین النجاری ۲۳۰ھ ، ثمامہ ابن الشرس ۲۱۳ھ ، ہشام
ابن عمر الفوطی عمرو بن العرابی خط ۲۵۶ھ ، محمد بن عبد الوہاب
الجبائی ۲۹۵ھ ، ابو ہاشم عبد السلام ابن الجبائی ۳۲۱ھ ،
قاضی عبد الجبار ۴۱۴ھ وغیرہ یہ سب کے سب صحابہ
کرام پر طعن کرنے میں متفق ہیں اسفرائینی نے تبصیر فی الدین
میں اسامہ کے بیناڑ فرقے ذکر کیے ہیں ۔ اور کہا ہے کہ یہ سب
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر کہتے ہیں ۔ اور انہی فرقوں نے صحابہ پر طعن تراشی
اپنا مذہب بنایا ۔ اور پھر اپنے سے جھوٹی روایتیں گھڑ کر کتابیں
مرتب کیں

حاشیہ بقیہ ص۹ سے آگے ۔ اعتقاد فرق بین المسلمین للامام الرازی ص۴۱
الملل والنحل ص۵۶ ، المواقف ص۴۷۸ ، ۶ الفرق بین الفرق ص۱۱۹ ، شرح
مواقف ص۴۷۸/۲ ، مقالات اسلامیین و اختلاف المصلین للابوالحسن اشعری
ص۷۸ ۔ التبصیر للاسفرائینی ص۷۴ ، صواعق محرقہ ص۴۵ ،

۱ عمر بن عبید بن باب ۔ اور باب کابل کا تھا وہاں سے قید کر
کے لایا گیا تھا ۔ جو کہ غلام بنی تیم کا تھا ۔ مروج الذہب ص۳۱۱/۳ و ص۲۵/۳

==

روافض کی کتابیں

ابو مخنف لوط بن یحییٰ[1] جس کی وفات ۱۷۰ھ سے پہلے ہوئی
اس نے قتل حسینؓ و مقتل حجر بن عدی و مقتل علیؓ کتابیں لکھیں۔
ابن عدی نے ذکر کیا ہے شیعی محترق اور شاگرد ہے جابر جعفی
کذاب کا۔ ہشام بن محمد سائب الکلبی م ۲۰۴ھ رافضی نے مثالب الصحابہ
لکھی۔ محمد بن علی بن النعمان شیطان الطاق[2] جس نے حضرت
امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سورج
کے لوٹنے کے بارے میں مناظرہ کیا تھا۔ اور امامؒ نے اس کو
شیطان الطاق کہا۔ اس نے رافضیوں کے لئے بہت سی
کتابیں لکھیں جن سے یہ دلیل پکڑتے تھے۔
علی بن حسین ابو الفرج الاصفہانی صاحب الاغانی جو شیعہ تھا۔
اس نے مقاتل الطالبین میں موضوعی روایات ذکر کی ہیں،
سیف بن عمر الاسدی الکوفی جس سے طبری روایت کرتا ہے
یہ نہایت ضعیف متروک ہے اس کو ابن حبان اور حاکم نے متہم
بالزندقہ کہا ہے اس نے کتاب الفتوح والردۃ لکھی۔

---

[1] لسان المیزان ص ۴۹۲/۴ فہرست ابن ندیم ص ۱۳۶، [2] لسان المیزان ص ۳۰۰/۵،
فہرست ابن ندیم ص ۲۵۰، امام ابو الحسن الاشعری نے مقالات الاسلامیین واختلاف المصلین
میں ص ۹۲/۱ پر ذکر کیا ہے۔

محمد[۱] بن محمد لغمان ۴۱۳ھ الشیخ المفید رافضی عالم تھا۔ جس نے صحابہ اور تابعین پر طعن لگا کر کتابیں مرتب کیں پھر آنے والے رافضیوں نے ان کو حجت پکڑا۔ الامامہ والسیاسۃ جو کہ ابن قتیبہ کی طرف منسوب[۲] ہے یہ کسی غالی شیعہ نے لکھی ہے۔ جیسا کہ العواصم[۳] ص ۲۴۸ مع حاشیہ للخطیب۔ نصیر الدین طوسی وفات ۶۷۲ھ نے تجرید العقائد لکھی جس نے بغداد سے اسلامی سلطنت کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور مسلمانوں کی اولاد کو فروخت کر دیا۔ دیکھو منہاج السنۃ ص ۱۱۰ ج ۴ اور ابن مطہر حلی جو کہ شیعوں کا امام تھا اور شاگرد تھا طوسی کا اس نے منہاج الکرامہ فی معرفۃ الامامۃ تصنیف کی اس کی کل ستر کتابیں ہیں جن میں اس نے صحابہ کرام رض پر بڑے شد و مد سے الزامات لگائے ہیں۔

چنانچہ مودودی صاحب نے اس کی ہی کتاب منہاج الکرامہ کو اپنے لئے دلیل بنا کر خلافت و ملوکیت لکھی۔ زیادہ تفصیل کے لئے تاسیس الشیعہ لعلوم الاسلام والشیعہ وفنون الاسلام والذریعہ اور شرق الشمسین واکسیر السعادتین، لبہار الدین العاملی ملاحظہ کریں۔

---

[۱] صاحب دو صد تصانیف لسان المیزان ص ۳۶۸۔ [۲] یہ شاگرد ہے جاحظ متوفی ۲۷۶ھ۔ [۳] العواصم من القواصم یہ امام ابوبکر ابن العربی ۵۴۳ھ امام غزالی کا شاگرد ہے

اہل سنت کی تصانیف

جیسا کہ روافض نے طعن صحابہ کرامؓ کے لیئے من گھڑت روایات اور اقوال سخیفہ جمع کر کے کتابیں مرتب کیں تو علماء اہل سنت نے ان من گھڑت تنقیدات اور ضعیف و قوی احادیث کے مابین تمیز کرنے کے لیئے ایک عظیم الشان فن اسماء الرجال کا ایجاد کیا جو کہ سابقہ امم میں دین کی حفاظت کے لئے کسی نے ایجاد نہ کیا۔ اور الاسناد من الدین جیسے اصول بنائے تاکہ کذاب و ضاع راویوں کی روائتیں قابل اعتبار و اعتماد نہ رہیں تو اسماء الرجال کے شیشہ میں سب جھوٹے راوی جیسا کہ ابو مخنف لوط بن یحیےٰ السبائی۔ محمد بن عمر الواقدی الکذاب، محمد الکلبی القائل بالرجعۃ و ہشام بن محمد المتروک، اور باقی بڑے بڑے وضاعین اپنی اصلی شکل میں نظر آ گئے۔ اسی لیئے تو مودودی صاحب فن اسماء الرجال سے خوف زدہ ہو کر چیختے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر واقدی کا اعتبار نہ کیا جائے تو فن تاریخ کا ۹/۱۰ حصہ غیر معتبر ہو کر رہ جاتا ہے۔ خلافت و ملوکیت ص ۳۱۸ کیونکہ مودودی کی کتاب کا دارو مدار واقدی کی روائتوں پر ہے، جیسا کہ زہری کی روایت ہے جس میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بیت المال سے عطیات دینے کا ذکر ہے۔ تو خلافت و ملوکیت میں اسی روایت کو بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر دفعہ طبقات

ابن سعد کی جلد ثالث کا ذکر کرتا ہے اور اس میں یہ روایت اسی واقدی کذاب سے ہے مگر مودودی واقدی کا نام نہیں لیتا۔ بلکہ اوپر سے امام زہری کا نام لیتا ہے اور طبقات ابن سعد جلد خامس ص۳۶ کا ذکر کرتا ہے[1] اور یہ نہیں بتاتا کہ طبقات میں بغیر سند کے بلفظ تالو ہے یہ اس لئے یوں فریب کاری کرتا ہے تاکہ جرح سے بچ جاوے مگر کب بچے کا جب کہ

خلق اللہ للحرب رجالا
ورجالا لقصعۃ وثرید

یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض بہادروں کو میدان جنگ کے لئے پیدا کیا اور بعض کو حلوہ مانڈوں کے لئے جیسا کہ آئمہ اعلام نے فن اسماء الرجال مرتب کیا یوں انہوں نے حفاظت دین کی خاطر مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرمائیں

۱۔ مقالات الاسلامیین واختلاف المصلین، للامام ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری المتوفی سنہ ۳۲۴ھ

۲۔ الفرق بین الفرق، للامام عبد القاہر بن طاہر البغدادی المتوفی سنہ ۴۲۹ھ

---

[1] خلافت و ملوکیت ص۱۰ من طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۶۴ و جلد ۵ ص۲۶ اور پھر خلافت و ملوکیت ص۳۲۶ بحوالہ طبقات ج ۳ ص۶۴ و خلافت و ملوکیت ص۳۲۹، بحوالہ ج ۵ ص۳۶، بار بار ذکر کرتا رہا ہے و ص۳۲۱، بحوالہ ج ۳ ص۶۴، اور اس روایت کو بحوالہ طبری ص۳۲۷ میں لایا اور ص۳۳۳ بحوالہ البدایہ صرف یہی روایت واقدی جیسا کہ ص۶۴ ج۳ ابن سعد یا بغیر سند کے جیسا کہ طبقات ابن سعد ص۳۶ ج۵

۳۔ التبصیر فی الدین ، للاستاذ ابو المظفر الاسفرائنی المتوفی ۴۲۹ھ
۴۔ العواصم من القواصم ، للامام ابی بکر ابن العربی تلمیذ الامام الغزالی المتوفی سنہ ۵۴۳ھ
۵۔ النہی عن سب الاصحاب و ما ورد فیہ من الزم و العقاب ، لابی عبد اللہ محمد بن عبد الواحد المتوفی سنہ ۶۴۳ھ
۶۔ منہاج السنۃ النبویہ فی نقض کلام القدریہ و الشیعہ ، لشیخ الاسلام الامام احمد بن تیمیہ سنہ ۷۲۸ھ
۷۔ ازالۃ الخفاء ، لامام ولی اللہ دہلوی المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ
۸۔ تحفہ اثنا عشریہ ، لامام عبد العزیز الدہلوی المتوفی سنہ ۱۲۳۹ھ
۹۔ الناہیہ عن ذم معاویہ لصاحب نبراس عبد العزیز الفرہاری المتوفی سنہ ۱۲۴۱ھ

اقتدار وقت کا اثر تاریخ پر

اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس ۔ جب بنی امیہ کا اقتدار تھا تو ان کے لئے جھوٹی روایتیں گھڑی گئیں اور ان کی مدح میں قصیدے بنائے گئے اور انہیں کے دور حکومت میں بڑے بڑے ہاشمیین شہید کر دیئے گئے جیسا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن عقیل

۱؎ دیکھیں الفوائد المجموعہ للشوکانی ص ۴۰۳
۲؎ تفصیل کیلئے مقاتل الطالبین لابی الفرج الاصفہانی جلد ۱ ص ۲۱ دیکھیں

کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سولی چڑھایا گیا اور یزید بن علی بن
الحسین بھی مصلوب کئے گئے ابراہیم محمد بن عبداللہ بن العباس
قید خانہ حران میں مارے گئے ان کے سوا اور بھی بہت مارے
گئے[1] اور اس زمانہ میں بنو العباس کے خلاف حدیثیں بنائی
گئیں۔ لیکن جب کہ ۱۳۲ھ سے بنو العباس کا اقتدار شروع
ہوا تو ان کی مدح میں قصیدے بنائے گئے اور ان کی تعریف
میں حدیثیں گھڑی گئیں تو اس میں روافض نے بڑھ چڑھ کر
حصہ لیا۔ پھر اس دور میں بنو امیہ کا استیصال ہوا اور ان
کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہا۔ بلکہ ان کے مردے قبروں
سے نکال کر جلا دیئے گئے اور پوری مملکت میں تلاش کر
کے ان کی قبریں کھود دی گئیں ابو العباس سفاح نے
ہشام بن عبدالملک کو قبر سے نکال کر اسّی کوڑے
مار کر پھر جلا دیا، یوں ہی سلیمان بن عبدالملک کو قبر
سے نکال کر جلایا گیا قنسرین میں بنی امیہ کو قبروں
سے نکالا گیا دمشق میں ولید بن عبدالملک کی قبر کو کھدوایا
گیا اور یزید بن معاویہ کو قبر میں نہ چھوڑا گیا۔

---

[1] دیکھو الفوائد المجموعہ ص ۴۴۲ و اللآلی المصنوعہ ج ۲ اللآلی المصنوعہ ص ۲۴۹ الفوائد المجموعہ ص ۴۳۱ اللآلی المصنوعہ ص ۹۹ المنتظم لابن الجوزی ص ۱۱۱ میں، امام ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ زردشت و مزدک کے پیروکاروں نے اس پر اتفاق کیا کہ دین اسلام کو مٹانے اور بگاڑنے کی خاطر کیا منصوبہ بنایا جاوے اور کس کو استعمال

باقی ص ۱۷ پر

غرض جہاں بھی بنی امیہ دفن تھے نکالے گئے۔ مروج الذہب فی اخبار من ذہب للمسعودی ص ۲۱۹/۳۔ جب کہ حالات یہ تھے تو اس دور کی تاریخ میں بنی امیہ حضرت عثمانؓ و معاویہ وغیرہ کی کوئی مصنف تعریف لکھ سکتا تھا اور ساتھ مامون نے شاہی فرمان یہ بھی جاری کیا تھا کہ جس نے بنی امیہ میں سے کسی کا معاویہؓ وغیرہ کا ذکر خیر کیا تو اس کیلئے امن نہیں ہے، دیکھو دول الاسلام للذہبی ص۱ طبری طبع حسینیہ ص ۶۴۵/۱۱ مروج الذہب ص ۴۴/۴۔

تو اس دور میں جو تصانیف ہوئی ہیں جیسا کہ تاریخ الامم للطبری وغیرہ تو کیا مجال کہ کوئی بنی امیہ کی مدح کرتا بلکہ ان کی ذم کرنا اس دور کا خاصہ تھا تو جیسا کہ ان کے دور میں حالات یہ تھے تو ہمارے اس دور میں اس مفکر نے طعن صحابہؓ کا مشغلہ شروع کر دیا =

در خطا ماخوذ نبود مجتہد
بلکہ ماجور است نزد اہل جد
خاصہ ایں مستند اصحاب کبار
ہر یکے از عمدگان روزگار

بقیہ حاشیہ ص۱۶ سے آگے) استعمال کیا جاوے تو انہوں نے اس کے لئے روافض کو ورغلایا اور ان میں دین مجوس، دنیا اسفہ داخل کیا اور پھر روافض کے کئی فرقے بنے اسماعیلیہ، باطنیہ، قرامطہ وغیرہ

وصف ہر یک در احادیث نبیؐ
چوں صحیحین و صحیح ترمذی
چوں نبود ایں جنگ شان از خوئی زشت
قاتل و مقتول ہر دو در بہشت
کار ایشاں را بسوئے حق گزار
واز عتاب شان وھاں را بستہ دار
در حدیث است آنکہ سب و طعن شان
ہمچو سب مصطفےٰ شد بیگماں،

(از ایمان کامل)

ملحدوں اور زندیقوں سے
”روافض بنے“

امام ابن تیمیہ نے فرمایا

ما زال اہل العلم یقولون
ان الرفض من الملاحدۃ
الذین قصدوا افساد
الدین دین الاسلام
ویابی اللہ الا ان یتم

اہل علم نے یہ کہا ہے کہ فتنۂ
رفض ان ملحدوں اور زندیقوں
سے نکلا جنہوں نے اللہ کے
دین اسلام کو تباہ و برباد
کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا

نورہ ولو کرہ الکافرون

انتہی، منہاج السنہ ص۱۰۹

صاحب نبراس نے ذکر کیا ہے

مرام الکلام عقائد الاسلام ص۸

الروافض اصل مذهبهم
انه لما انفرقت دولة
المجوس عن فارس
تشاور بعض شياطينهم
في افساد الاسلام فاحدثوا
القول بان الصحابة
ظلموا اهل البيت وان
عليا رضہ احق بالخلافة فتبعهم
الجهال حتى ادعوا النبوة
والالوهية في علي و
اولاده والكفر والنفاق
في الصحابة الاعلام
ونسبوا اهل الضلالة
الى الائمة المعصومين
وبناء مذهبهم على رد
الاحاديث الصحيحة
والاخذ بالاخبار الباطلة
انتهى :

مگر یہ کب کامیاب ہو سکتے تھے جبکہ
اللہ تعالیٰ اپنے نور یعنی دین حقہ
کو غالب کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے
اگرچہ کافر بُرا جانتے ہیں "

روافض کا اصلی مذہب یہ ہے کہ
جب مجوس کا اقتدار فارس سے
پارہ پارہ ہو گیا تو ان کے بعض
شیطانوں نے مشورہ دین حق
کی بربادی کا کیا تو انہوں نے یہ بات
گھڑ لی کہ اصحاب نے اہل بیت پر
ظلم کیا ہے اور حضرت علی رضہ خلافت
کے حق دار تھے، تو بعض جاہل
بھی ان کے ساتھ متفق ہو گئے،
تو تب یہاں تک نوبت پہنچی کہ
انہوں نے حضرت علی رضہ کے نبی
اور مشکل کشا ہونیکا دعویٰ کر دیا
اور باقی بڑے بڑے صحابہ رضہ کو کافر
اور منافق کہنے لگے، اور اس
گمراہی کی نسبت ائمہ معصومین کیطرف
کرنے لگے اور ان کے مذہب کی بنیاد
صحیح احادیث کی تردید اور کمزور و باطل
رد احادیث پر عمل کرنا ہے "

اسلام اور مسلمانوں کیلئے سب سے زیادہ خطرناک فتنہ روافض کا تھا۔

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں اور اسلام کو سب سے زیادہ
اگر کسی فرقے نے نقصان پہنچایا ہے تو یہ روافض ہی کا گروہ
تھا۔ انہی کے ہاتھوں سے سلطنتِ اسلامیہ پارہ پارہ ہوئیں
اور بے شمار مسلمان شہید ہوئے ان کے سبب سے ہی
تاتاریوں نے اسلامی حکومتوں کو پاش پاش کیا اور علوم اسلامیہ
ان ہی کے ہاتھوں سے برباد ہوئے یہاں ہم ان کے چند نمونے
دول الاسلام، اور مروج الذہب اور طبری سے پیش کرتے ہیں۔
بنو العباس کا اقتدار آتے ہی رافضیوں نے ترقی کی،
اور زیادہ تر ان کے ہی دور میں پھلے پھولے ۲۱۱ھ میں خلیفہ
مامون نے فرمان جاری کیا کہ برئت الذمہ ممن ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ بخیر
جس نے معاویہ کی تعریف کی تو اس کے لئے امان نہیں ہے

۱؎ دول الاسلام ص۱/۱۱ تاریخ الامم ص۲۴۸/۱ ، مروج
الذہب ص۴/۴ ، النجوم الزاہرہ ص۲/۲۰۱ ۔

سنہ ۲۱۲ھ میں مسئلہ خلق قرآن شروع ہوا[1] اور علماء حق پر آزمائش شروع ہو گئی تو سنہ ۲۱۸ھ میں سب حکام و امراء کو حکم دیا گیا کہ سب کو خلق قرآن پر آمادہ کیا جائے اور جو کوئی انکار کرے تو اس کو سخت سزا دی جائے۔ چنانچہ امام حنبلؒ و محمد بن نوح اس جرم میں قید کئے گئے اور عہد مامون و معتصم و واثق میں یہ ابتلاء علماء پر جاری رہی اور امام احمد بن نصر الخزاعی سنہ ۲۳۱ھ میں شہید کر دیئے گئے اور سیوطی قید خانہ میں ہی فوت ہو گئے سنہ ۲۵۷ھ میں علوی خبیث قائد نے تیس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا سنہ ۲۸۴ھ میں خلیفہ معتضم نے ممبروں پر حضرت معاویہؓ پر سب و شتم کرایا۔ ابن جریر نے تاریخ الامم میں وہ شاہی فرمان ذکر کیا ہے جس میں حضرت معاویہؓ اور باقی بنی امیہ پر سب و شتم کا ذکر ہے[2] سنہ ۳۴۳ھ میں احمد بن لویہ معز الدولہ نے رفض کی اشاعت تیز تر کر دی اور خلیفہ مستکفی باللہ کی آنکھیں نکالی گئیں اور دار الخلافہ میں لوٹ مار کر دی گئی یہ واقعہ ۲۷ جمادی الاخری سنہ ۳۳۴ھ میں ہوا اور خلیفہ کے اعمال نامے میں درج ہوا پھر سنہ ۳۴۹ھ میں روافض کے فتنے سے

---

[1] النجوم الزاہرہ ص ۲۰۳ ج ۲، دول الاسلام ص ۱۰۲ ج ۱، تاریخ الامم للطبری ص ۳۴۶ ج ۱۱ طبع حسینیہ مصر، دول الاسلام ص ۱۳۴ ج ۱، النجوم الزاہرہ ص ۱۱۳ ج ۲، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ص ۱۷۱

[2] المنتظم ص ۳۴۳ ج ۶، دول الاسلام ص ۱۶۹، النجوم الزاہرہ ص ۳۸۵ ج ۱۳

مساجد میں نمازیں بند ہوگئیں، مسجدیں ویران ہوگئیں"
تو اہل سنت اور رافضیوں کے درمیان ایک عظیم قتل و غارت
ہوئی[1] ۳۵۶ھ میں معز الدولہ جس نے خلیفہ کی آنکھیں نکالی تھیں
ماتم حضرت حسینؓ شروع کرایا اور عورتیں بے پردہ بازاروں
میں پھرنے لگیں۔ بغداد میں اس بری رسم کا یہ پہلا دن تھا
ابن جوزی نے ۳۵۱ھ کے واقعات میں ذکر کیا ہے سب
مسجدوں میں لعن حضرت معاویہؓ پر لکھا گیا اور اس پر
بھی لعن ہے جس نے حضرت فاطمہؓ کو غصہ دلایا (یعنی حضرت
ابوبکر صدیقؓ)[2] ۳۶۲ھ میں رافضیوں کی سلطنت و شوکت
مضبوط ہوئی تو بنو العباس کے خطبے ختم کئے گئے اور معز الدین اللہ
رافضی نے محمد بن احمد النابلسی سے اور ابوبکر الرملی کے
بدن سے چمڑے اتارے[3] تو ۳۹۲ھ و ۴۰۲ھ و ۴۰۸ھ میں متواتر
روافض اور اہل سنت کے درمیان قتال جاری رہا تو اس
دوران میں ۳۹۰ھ نصاریٰ بلاد اسلامیہ میں آگئے ۴۱۱ھ
میں صحابہؓ پر کھلم کھلا سب و شتم کیا گیا اور اسی سال حجر اسود
کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا (دول الاسلام ص ۱/۱۸۹، النجوم الزاہرہ
ص ۳۵۲) ۴۲۲ھ میں پھر جنگ ہوئی جس میں بڑے بڑے
بلند پایہ مسلمان شہید کئے گئے۔ یوں ہی ۴۴۱ھ میں بھی ہوا

---

[1] دول الاسلام ص ۱/۱۷۱، النجوم الزاہرہ ص ۳/۳۴۴، المنتظم ج ۷ ص ۵، ص ۱۵
[2] المنتظم ص ۷، [3] المنتظم ص ۶/۳۴۳، النجوم الزاہرہ ص ۳/۳۸۵، دول اسلام

سنہ ۴۴۳ھ میں روافض نے یہ لکھ کر شائع کیا کہ محمد وعلیا خیر البشر فمن ابیٰ فقد کفر۔ تفصیل مذکور ہے دود ل الاسلام ص ۱۵۹ اور المنتظم میں ۔ سنہ ۴۶۳ھ میں رافضیوں نے جو فتنہ برپا کیا تو اس کو روکنے سے خلیفہ بھی عاجز ہو گیا۔ سنہ ۴۸۵ھ میں انہوں نے وزیر نظام الملک کو جس نے کچھ مدارس اور مسجدیں تعمیر کی تھیں شہید کر دیا"۔
سنہ ۴۹۲ھ میں روافض اسماعیلہ نے دعوۃ عام کر دی اور سنہ ۴۹۹ھ میں مصر کے مالک بنے تو افرنج مصر پر آ گئے۔
سنہ ۵۱۵ھ میں امیر الجیوش احمد بن منیر کو روافض نے اس جرم میں شہید کر دیا کہ وہ داعی سنت تھا۔ سنہ ۵۲۳ھ میں صاحب دمشق نے ان چھ ہزار رافضیوں کو قتل کر دیا تو سنہ ۵۲۹ھ میں اسماعیلہ نے خلیفہ مسترشد باللہ کو بھی اور اس کی جماعت کو بھی قتل کر دیا۔ سنہ ۵۴۴ھ میں روافض اور افرنج نے مل کر بلادِ اسلامیہ پر حملہ کر دیا اور روافض خراسان پر قابض ہو گئے۔ سنہ ۵۸۲ھ میں پھر رافضیوں اور اہل سنت کے درمیان جنگ ہوئی۔ سنہ ۶۰۲ھ میں روافض نے سلطان شہاب الدین الغوری جس نے ہندوستان فتح کیا تھا کو سجدہ کی حالت میں شہید کر دیا۔ سنہ ۶۲۴ھ میں روافض اسماعیلہ نے عام فتنہ شروع کر دیا اور شارع عام بند کر دیئے ہر جگہ رہزن بیٹھ گئے۔ سنہ ۶۴۸ھ میں ابن العلقمی الرافضی وزیر خلیفہ نے بنو العباس کی سلطنت ختم

کرنے کی کوشش کی اور ملک التتاریہ کو لکھا کہ بغداد پر
حملہ کر دے چنانچہ ہلاکو طاغی نے تیاری کی اور ۶۵۵ھ میں
روافض اور اہل سنت کی جنگ ہوئی تو ۶۵۶ھ میں تاتاریوں نے
بغداد کو چونتیس ۳۴ روز تک قتل عام کیا تو کئی لاکھوں کی تعداد
میں مسلمان شہید ہوئے اور بغداد سے خلافت اسلامیہ رافضیوں
کے ہاتھوں سے ختم ہوئی متحدہ ہندوستان کی حالت کس نے
تباہ کی ہے۔ بابر ہمایوں اور شیر شاہ سوری اور سلیم شاہ
کے عہد میں پورے ہندوستان میں اسلامی علوم کا چرچا تھا
عبداللہ سلطان پوری مخدوم الملک شیخ الاسلام تھا اور شیخ
عبدالنبی الگنگوہی صدر الصدور جس کے جوتے اکبر سیدھے
کیا کرتا تھا مگر جب مبارک ناگوری رافضی اور اس کی اولاد
شاہی دربار میں پہنچے تو انہوں نے اکبر کے حکم سے مخدوم
الملک عبداللہ سلطان پوری کو زہر دے کر شہید کر دیا
یہ ۹۹۱ھ کا ذکر ہے پھر اسی سال وہ اکبر جو شیخ عبدالنبی
کے جوتے سیدھے کیا کرتا تھا اپنے وزیر راجہ ٹوڈرمل
کو کہا کہ شیخ کو سختی سے قتل کر دے تو قتل کر دیا گیا۔
انہیں روافض نے اکبر کو ورغلا کر دین الٰہی سے ہٹا دیا پھر اس
نے دین اکبری کا اعلان کیا تو اس کے دربار میں سورج کی
پوجا کی جاتی تھی اور سجدہ شاہی وغیرہ بدعات شروع
ہوئیں۔ اور اس کی اولاد میں بدعات رفض سرایت
کر گئیں۔ یہاں تک کہ حضرت مجدد الف ثانی رح

(حاشیہ آئندہ صفحہ ۲۵ پر)

اس رفض کو مٹانے کے جرم میں قلعہ گوالیار میں قید کر دیئے گئے اور تین سال قید رہے تب جیل سے باہر آئے کہ جہانگیر نے اشاعت رفض سے توبہ کر لی۔
یہ چند نمونے ہم نے بطور مثال کے پیش کر دیئے۔
اگر زیادہ تفصیل دیکھیں تو کامل ابن اثیر اور مقریزی و ابن خلدون و مرأۃ الزمان دیکھیں۔
فان یک قومنا اضحوا نیاماً ــــ فقل قوموا فقد حان القیام

اس دور میں فتنۂ رفض کی یاد تازہ کرنیوالے مودودی صاحب ہیں

اس فتنۂ عظیم کو جس سے کروڑوں مسلمان شہید ہوئے اور اسلامی سلطنتیں مٹ گئیں اور علوم اسلامیہ کو ختم کر کے علوم یونانیہ رائج کئے گئے تو اس فتنۂ عظیم کو اب دوبارہ مودودی صاحب نے ہوا دی اور نعرہ لگاتے ہیں اسلام کو خطرہ ہے۔ خطرہ تو ہونا چاہیئے کہ رافضیوں اور سنیوں کی پاکستان

احیا شبیہہ ص۲۱ سے لگے) لہ ولادت شیخ احمد سرہندی ۹۷۱ھ وفات ۱۰۳۴ھ، جہانگیر ابن سلطان اکبر ولادت ۹۷۷ھ وفات ۱۰۳۶ھ۔

میں جنگ ہے ۲ پاکستان کا کوئی لیڈر کافر نہیں مودودی
کیوں کہتے ہیں کہ کفر اور اسلام کا مقابلہ ہے ۳ پاکستان میں
کوئی لیڈر بھی حضرات انبیاء علیہم السلام کی توہین و تنقیص
نہیں کرتا مگر مودودی صاحب کو یہ شرف حاصل ہے۔
۴ پاکستان کا کوئی لیڈر حضرات صحابہؓ کرام پر طعن نہیں کرتا
صرف مودودی صاحب نے قلم اٹھایا ہے ۵ پاکستان
کا کوئی لیڈر ائمہ کرام پر جرح نہیں کرتا مگر مودودی بُرا
بھلا کہتا ہے ۶ پاکستان کا ہر لیڈر قرآن و سنت چاہتا
ہے مگر مودودی قانون ۱۹۵۶ء مانگتا ہے ۷ پاکستان
کا کوئی لیڈر سرمایہ داری کی حمایت نہیں کرتا مگر یہ سرمایہ
داروں کا پیشوا ہے۔

مودودیوں کے مغالطے

۱ مودودی صاحب نے اپنے سے کچھ نہیں لکھا کتابوں کے
حوالے دیئے ہیں۔

الجواب: حدیث ہے، کفی بالمرء کذباً ان یحدث
بکل ما سمع۔ نیز کتابوں میں جو روایات ہیں یا
تو بغیر سند کے ہیں جو کہ ابو مخنف لوط بن یحییٰ السبائی الکذاب
اور ہشام الکلبی القائل بالرجعۃ یا محمد بن عمر الواقدی
کلھا کذاب ہیں، روایات ہیں کامل ابن اثیر البدایہ والنہایہ

اور تاریخ الخلفاء للسیوطی میں =

۲۔ کہتے ہیں کہ مسلم شریف میں تشنیع ہے ۔ ابو التراب ۔

الجواب :- حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لقب پر فخر کیا کرتے تھے اور اپنے آپؓ کو اسی سے یاد کیا کرتے تھے۔
کیونکہ یہ لفظ خدا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلا تھا اور صحابہ کرامؓ بھی آپؓ کو اسی سے یاد کرتے تھے

۳۔ یہ اکثر حوالے جھوٹے دیتے ہیں جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ اور شاہ عبدالعزیزؒ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی پر ۔

۴۔ معانی میں تحریف کر کے دھوکہ دیتے ہیں جیسا کہ عبارت ہدایہ اور فتح القدیر میں کہ صاحب ہدایہ نے امام جائر کی دو قسمیں کی ہیں ۔ امام جائر مجتہد جیسا کہ حضرت معاویہؓ اور غیر مجتہد جیسا کہ حجاج ۔ اور صاحب فتح القدیر نے تنبیہ دے کر فرمایا ہے کہ صاحب ہدایہ کو یہ الفاظ مناسب نہ تھے اس کو یہ وہم پڑا ہے یہ عبارت فتح القدیر میں نہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کو امام جائر کہتا ہوں ۔ دیکھو اس کی تصنیف (المسائرہ)

مودودی صاحب نے اکثر مقامات میں کذب و افتراء سے کام لیا ہے ۔ جس کی تشریح ہم نے دوسری کتاب ذب الذباب من سب الاصحاب میں کی ہے جو کہ عنقریب انشاء اللہ شائع ہونیوالی ہے

واللہ الموفق و انا الاحقر

محمد طاہر

عفی اللہ عنہ

یوم الاحد ۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ - ۱۹ جولائی ۱۹۷۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین وعلی الہ وصحبہ اجمعین

قال اللہ تعالے

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ط

ترجمہ

تم تمام امتوں سے بہتر ہو اس لئے بھیجے گئے ہو کہ لوگوں کو نیکی کیطرف بلاؤ اور برائی سے منع کرو۔ تم پورے عالم میں پورا دین بتلاؤ گے اور ہر منکر کا رد کرو گے ہر زمانہ میں جب بھی کوئی منکر یا کوئی داعی ضلالت آیا تو امت کے علماء پر فرض ہے کہ دین حق کو اس کے فتنہ و ضلالت سے محفوظ کریں گے۔

چنانچہ سب سے بڑا اور اول فتنہ اسلام میں عبداللہ ابن سبا یہودی کا تھا جس نے خلافت علی منہاج النبوۃ میں فساد ڈال کر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطعون کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کو بدنام کر کے شہید کرایا اور اسی وقت سے خلافت صحیحہ کو بگاڑا اور ملوکیت و جبریت کے لئے راستہ ہموار کر دیا

جیسا کہ طبقات ابن سعد[1] میں مذکور ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے رفض کا پودا لگایا گیا۔ پھر ہر زمانہ میں رافضیوں نے سلطنت اسلامیہ کو برباد کرنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی ۶۵۶ھ میں ان ہی رافضیوں میں سے ابن علقمی وزیر اور نصیر الدین طوسی نے خلافت اسلامیہ کو بغداد سے اکھیڑ ڈالا اور کروڑوں مسلمانوں کو شہید کر دیا۔

روافض اور یہود کی مشابہت

جیسا کہ قرآن کریم کے پہلے پارہ میں مذکور ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ اس کتاب کو ہم اس لئے قبول نہیں کرتے ہیں کہ اس کو لانے والا حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور اس میں فلاں فلاں نقص ہے۔ یوں ہی رافضی بھی حضرات صحابہ کرامؓ کو اس لئے بدنام و مطعون کرتے ہیں تاکہ ان کا لایا ہوا دین قابل عمل اور اعتبار[2] نہ رہے بقول امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ اگر گواہوں پر جرح ہو جائے تو مقدمہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو حضرات صحابہ کرامؓ قرآن و حدیث

---

[1] طبقات الکبریٰ ص۸ ج۳ ، [2] یوں ہی مکتوب امام ربانیؒ ص۸۰ و ص۳۶ دفتر دوم و مکتوب ۶۷ دفتر دوم میں ملاحظہ کیجیے۔

اور ہمارے دین کے گواہ ہیں اگر ان پر جرح ثابت ہو جائے تو سب کا سب دین مشکوک ہو جائے گا۔ اب اس چودھویں صدی میں اسلام کو مٹانے والوں اور اصول دین پر حملہ کرنے والوں کا ذکر کرتا ہوں۔

اس ملک میں جہاں عیسائی، مرزائی، پرویزی وغیرہ کام کر رہے ہیں وہاں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مودودی صاحب بھی ان کے دوش بدوش چل رہے ہیں۔

اس نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان اعلےٰ پر تنقید کی اور ان کو مرتکب کبائر ثابت کیا اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مرتکب بدعات ٹھہرایا، اور علماء حق کو بدنام کیا۔

جب ہمارے ملک کے اندر ایسے حالات درپیش ہوں تو ایسے نازک دور میں

ارکان جماعت اشاعت التوحید والسنۃ پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے

بفضل اللہ تعالیٰ یہ جماعت جب سے وجود میں آئی

ہے تو اس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کر
ہوئے کبھی بھی کسی قسم کی مداہنت سے کام نہ لیا۔ ا
قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یخافون لومۃ لائم پر عمل
ہوئے ہر باطل فرقے سے ٹکر لی۔ سرحد، افغانستان ا
آزاد قبائل میں اس جماعت نے نہی عن المنکر کے کر
کی پاداش میں ہر قسم کی صعوبتیں اٹھائیں، ان کو قر
کیا گیا اور ان کے گھر جلائے گئے ان کے بال و متاع
سے چھین لئے گئے مگر اس جماعت نے ان سب مصا
کا بخوشی استقبال کیا۔ تو آج خدا کے کرم سے ق
و حدیث کے درس جاری ہیں حالانکہ اس ملک
قرآن کا ترجمہ پڑھنا جرم تھا۔ آج پیران ضلالت
جنگل سے مسلمانوں کو نجات مل گئی۔ سنت محمد مصطفٰی صلی
علیہ وسلم کے مطابق جنازے اور شادیاں ہو رہی
شرک و بدعت کا پرچار کرنے والوں کو اب جا
پناہ نہیں ملتی۔

جب ابلیس لعین نے توحید و سنت کا چرچا اور مشرکی
و مبتدعین کی فوجوں کو شکست و فرار میں پایا تو اس
نے ایک نیا فتنہ مسلمانوں کو راہ ہدایت سے بھٹکا
کے لئے کھڑا کر دیا اور کچھ ناتجربہ کار نوجوانوں کو اسلا

ل آزاد قبائل میں ۱۹۲۶ء میں پانچ صد گھر جلائے گئے اور کئی خاندان متبعین سنت
جلاوطن کر دیئے گئے اور کئی افراد سنہیار کر دیئے گئے یہ صرف توحید
(باقی حاشیہ صفحہ ۳۳ پر)

قانون کے نفاذ کی صورت دکھا کر توہین انبیاء علیہم السلام،
تنقید صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سب و شتم اسلاف
رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے غافل کر دیا۔

وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ شَاءَ رَبُّكَ وَ
زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ سُوءَ أَعْمَالِهِمْ ۔ (القرآن)

لہٰذا جماعت اشاعت التوحید والسنۃ نے فرائض نہی عن
المنکر کو ملحوظ کرتے ہوئے سب ارکان شوریٰ کا اجلاس بلایا
اور پھر مودودی صاحب کی سب کتابوں کو بڑے غور سے
دیکھا گیا تو قرآن و سنت کی روشنی میں ان کو خلاف قرآن
و سنت پایا تو بالاتفاق رفقاء کے لئے اطلاعاً و تنبیہاً
مندرجہ ذیل امور طے کئے گئے۔

(۱) مودودی صاحب کی کتب میں تنقیص انبیاء علیہم السلام ہے
(۲) اس نے تمام صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کی ہے
(۳) یہ صلحائے امت اور اولیاء کرام کے صحیح طریقوں کو
مذموم کرتا ہے
(۴) فقہائے کرام و مجتہدین عظام کو برا کہتا ہے،
(۵) تردید فقہ اور اجتہادات مجتہدین اس کا مشغلہ ہے
لہٰذا جماعت نے یہ ضروری سمجھا کہ مودودی صاحب کی کتب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲ سے آگے) کے پرچار کے جرم میں کہ اظہر نذر و نیاز غیر
اللہ کے نام دینا شرک ہے طعام میت کے گھر پہلے تین دن کھانا حرام ہے گیارہویں
بدعت ہے یہ باتیں [illegible] نے برداشت نہ کیں اور [illegible] پر ظلم ڈھایا۔

سے وہ حوالہ جات و عبارات نقل کر کے جن میں توہین [...]
انبیاء و صحابہ ہو تاکہ مسلمانوں کو اس کے ظاہری اس[...]
لیبل سے دھوکہ نہ لگے اور اس کے فریب سے بچ جائیں

مودودی یہودیت کے رنگ میں

یہود نے ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم السلام پر جھوٹے الزامات لگا کر لوگوں کو متنفر کرنے کی ناکام کوشش جاری رکھی مگر بعد میں آنے والے محققین و مفسرین نے ان سب کو غلط اور جھوٹ ثابت کر کے انبیاء علیہم السلام کی عصمت کو محفوظ رکھا آج مودودی صاحب نے بھی وہی رنگ اختیار کیا کہ خدا تعالیٰ کے اولو العزم انبیاء علیہم السلام پر طعن دھرنے شروع کر دیئے۔

مودودی کے قلم سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام پر الزام عائد ہوا

چنانچہ لکھا ہے - یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

بالارادہ ہر نبیؑ سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دیں ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بشر ہیں۔ (تفہیمات حصہ دوم اشاعت چہارم)
اس عبارت سے یہ چند امور ظاہر ہو گئے۔
(۱) کہ ہر نبیؑ سے کچھ نہ کچھ غلطی ہوتی ہے۔
(۲) نبوت کے بعد بھی پیغمبر لغزشوں سے پاک نہیں۔
(۳) پیغمبر تمام امور دین میں واجب الاتباع نہ ہوئے۔
کیونکہ ہو سکتا ہے اس کام میں لغزش ہو گئی ہو۔
تو اگر نبوت کے بعد بھی پیغمبر لغزش کھا جائے تو اس آیت کا کیا مقصود ہے وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ پیغمبر خدا کوئی بات بھی اپنی مرضی سے نہیں کرتا مگر وہ وہی کرتا ہے جو اس پر وحی آتی ہے۔
دوسری جگہ فرمایا وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ
اگر پیغمبر نے خدا کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کر دی تو ہم اس کو مضبوط پکڑیں گے اور پھر اس کے دل کی رگیں کاٹ دیں گے

حضرت یونس علیہ السلام نے رسالت کے فرائض پورے ادا نہ کیے۔

تاہم قرآن کے ارشادات اور صحیفۂ یونس کی تفصیلات

پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہوکر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔ (تفہیم القرآن ج ۲ ص ۳۱۲ سورۂ یونس)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ایک بہت بڑا گناہ کیا۔

نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا اور انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا جب فرعون نے اس کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اقرار کر لیا فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ۝ سورۂ شعرا آیت ۲۰۔

یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا جب راہ ہدایت مجھ پر کھلی نہ تھی۔ (رسائل و مسائل ص ۲۸ حصہ اول)

مودودی صاحب کی اس کلام سے یہ امور ظاہر ہوئے

۱: بہت بڑا گناہ، پیغمبر بھی مرتکب کبیرہ ہوتا ہے

۲: راہ ہدایت نہ کھلی تھی ؟ کیا وہ ضلالت میں تھے ؟

۳: کیا دارالحرب جو کہ ملک فرعون تھا جہاں مسلمانوں کے بچے ذبح کئے جاتے تھے وہاں پر بھی قتل حربی گناہ تھا ؟ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے تو قتل کا ارادہ بھی نہ کیا تھا بلکہ چھڑانے کی غرض سے مارا تھا۔

حضرتِ داؤد علیہ السلام پر الزامات

جب اس سے ایک معاملہ میں لغزش ہو گئی تھی تو ہم نے کیا کیا۔ تفہیمات حصہ دوم ص۴۲ طبع چہارم۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا اگرچہ وہ بنی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ لغزش سرزد ہو گئی تھی۔ تفہیمات ص۴۲ حصہ دوم (ایڈیشن چہارم)

حضرت داؤد علیہ السلام نے جس عورت سے نکاح کیا تھا اس کے متعلق مودودی لکھتا ہے۔

"اس نے اسے حاصل کرنے کیلئے مجرمانہ تدبیریں کیں" (تفہیمات ص۴۹ حصہ دوم طبع چہارم)

مودودی کے چیلوں کا عذرِ لنگ

ان حوالہ جات کو دیکھ کر یہ لوگ ان کو غلط ثابت نہیں کر سکتے بلکہ ایڈیشن کی تبدیلی کا دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کبھی کوئی ضعیف قول حاشیہ و محشی پیش کرتے ہیں کہ مودودی کی طرح یہ عبارت بھی ملتی ہے۔ اور کبھی کہتے

ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ملفوظات، اور مکتوبات و نقشِ حیات میں کمی تنقیص انبیاء علیہم السلام کی ہے۔

الجواب یہ نہایت دجل وفریب ہے کہ مودودی نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے بڑا گناہ ہو گیا تھا اور حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ صدورِ گناہ ممکن ہے۔ معصوموں سے گناہ قصداً نہیں ہوتا۔ یونہی اور کتابوں میں بھی لفظ "ممکن" کہا گیا ہے۔

ایک چیز کے واقع ہونے میں اور اس کے امکان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جیسا کہ "بالقوہ" اور "بالفعل" میں فرق ہے۔ "بالقوہ" ہر انسان میں قوۃ زنا و شرک ہے تو کیا وہ زانی، ومشرک ہوا؟ اور بالقوہ ہر انسان میں قوتِ طلاق ہے تو کیا اس پر اسکی منکوحہ مطلقہ ہو گئی؟ حضرت شیخ الاسلام رح نے بشری قوت کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام سے گناہ ہوا ہے۔

مودودی نے حکم کیا کہ ہوا ہے، یوں ہی شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کے متعلق کہتے ہیں کہ اس میں ہے کہ صدورِ کبیرہ انبیاء علیہم السلام سے ہوتا ہے اور یہ بالکل غلط ہے، شرح فقہ اکبر میں صرف اتنا لکھا ہے کہ

وَالدَّلیلُ علیٰ امتناع صدور الکبیرۃ۔

یعنی ملا علی قاریؒ کو دلیل منع صدور کبیرہ کی نہیں ملی۔ اور جمہور علمائے امت کا اتفاق ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام سے صدور کبیرہ نہیں ہوتا اور ملا علی قاریؒ نے پھر خود شرح فقہ اکبر میں تنزیہ عن الصغائر والکبائر ذکر کی ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ ۱۵۰ھ نے فقہ اکبر میں فرمایا ہے

والانبیاء علیہم السلام کلھم منزھون عن الصغائر والکبائر

انبیاء علیہم السلام گناہ صغیرہ اور کبیرہ سب سے پاک ہوتے ہیں۔

ملا علی قاریؒ متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ نے شرح فقہ اکبر میں ذکر کیا ہے

ثم ھذہ العصمۃ ثابتۃ للانبیاء قبل النبوۃ وبعدھا

(یعنی نبیوں کی عصمت نبوت سے پہلے بھی ہوتی ہے اور بعد النبوۃ بھی)

اور تعرف میں کلاباذی نے کہا ہے [۱]

قال الجنید والنوری و غیرھما من الکبار ان ماجری علی الانبیاء انما جری علی ظواھرھم واسرارھم مستوفاۃ بمشاھدۃ الحق۔

جنید اور نوری اور دیگر کبار مشائخ نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے جو کچھ صادر ہوا یہ ظاہری اطوار تھے۔ اور ان کے اسرار خدا تعالیٰ کے مشاہدہ میں پورے منہمک ہیں

---

[۱] التعرف لمذہب اہل التصوف للتاج الاسلام ابو بکر محمد الکلاباذی المتوفی سنہ ۳۸۰ھ مطابق سنہ ۹۹۰ء

قاضی عیاض نے شفاء ص ۱۳۸ میں ذکر فرمایا ہے

وقد استدل بعض الائمة علی عصمتهم من الصغائر بالمصیر الی امتثال افعالهم واتباع آثارهم وسیرهم مطلقا وجمهور الفقهاء علی ذالک من اصحاب المالک والشافعی والی حنیفة۔

اور تحقیق بعض ائمہ نے عصمت انبیاء کیلئے صغائر سے یہ دلیل پکڑی ہے اسواسطے کہ ان کی تابعداری ان کے افعال اور ان کے طریقوں میں لازم ہے اور اس پر سب فقہاء امام مالکؒ، شافعیؒ ابو حنیفہ متفق ہیں

اور پھر فرمایا ہے کہ اگر ہم ان سے صغائر جائز قرار دے دیں تو ان کی اقتدار کسی کام میں جائز نہ ہو گی۔

قاضی عیاض نے فرمایا ہے ص ۱۴۱

وقد اختلف فی عصمتهم من المعاصی قبل النبوة فمنعنا قوم وجوزها آخرون والصحیح انشاء الله تنزیههم من کل ما یوجب الریب۔

اور اختلاف کیا گیا ہے انبیاء علیہم السلام کی عصمت قبل النبوت میں بعض نے جائز کہا بعض نے نا جائز مگر صحیح یہ ہے کہ نبی انشاء اللہ ہر اس چیز سے معصوم ہوتے ہیں جس میں شک گناہ ہے

قرطبی نے تفسیر میں ذکر کیا ہے ص ۳۰۸ ج ۱

وقال جمهور من الفقهاء

اور علماء جمہور اور اصحاب مالکؒ

من اصحاب مالک وابی حنیفة والشافعی انھم معصومون من الصغائر کلھا۔

اور امام شافعیؒ وابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام صغائر سے معصوم ہوتے ہیں۔

اور قرطبی[1] میں یہ وجہ ذکر ہے کہ اگر ان سے صغائر کا ہونا تسلیم کیا جاوے تو ان کی اقتدار لازم نہ ہوگی۔

امام سیوطی[2] نے خصائص الکبریٰ میں فرمایا ہے

واختلف فی الصغائر التی لاتحط من مرتبتھم فذھبت المعتزلة وکثیر من غیرھم الی جوازھا والمختار المنع لانا مامورون بالاقتداء بھم فی کل مایصدر منھم من قول او فعل فکیف یقع منھم مالاینبغی ویؤمر بالاقتداء ص ۳۳۵ ج ۳

اور اختلاف ان صغائر کے صادر ہونے میں ہے کہ جن کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ نہ گھٹے۔ تو معتزلہ اور بہتوں نے اسکو جائز کہا۔ اور بہتر یہ ہے کہ صدور منع ہے کیونکہ ہم مامور ہیں ان کی اقتداء پر، جو کچھ کہ ان سے صادر ہوگا قول یا فعل تو پھر کس طرح ان سے ناجائز صادر ہوگا۔

---

[1] الامام ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری الخزرجی القرطبی المفسر المتوفی ۶۷۱ھ۔

[2] امام جلال الدین سیوطیؒ المتوفی ۹۱۱ھ۔

امام[1] ابوالحسن ماتریدی نے شرح فقہ اکبر میں فرمایا ہے
کہ جو لوگ انبیاء علیہم السلام سے صغائر کے صادر ہونے کے
قائل ہیں تو مراد یہ ہے یعنی کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام
وھو ان ترکو الافضل نے افضل کو چھوڑ کر فاضل کو لیا اور
ومالوا الی الفاضل اے اور ارتکاب مباح کر لیا یہ ان
المباح باجتہاد ویکون کا اجتہاد تھا اور اس کو بھی
ذالک زلۃ منھم کی زلۃ کہا جاتا ہے
ابوالمنتہی نے شرح فقہ اکبر میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے اس
قول کی شرح میں تحریر کیا ہے، —
والانبیاء علیھم السلام انبیاء سب کے سب
کلھم منزھون عن پاک ہیں صغائر و کبائر
الصغائر والکبائر یعنی سے یعنی نبوت سے پہلے و
قبل النبوۃ وبعدھا بعد میں =
پھر ابوالمنتہی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قتل ذکر کرتے
ہوئے فرمایا - فانہ لم یقصد قتلہ اصلاً " اور
پھر ذکر کیا ولیس کل زلۃ خطأ -
اور امام عمر النسفی سے ذکر کیا گیا -
قال الامام عمر النسفی علمائے سمرقند
فی تفسیر ائمہ سمرقند حضرات انبیاء علیہم السلام

---

[1] امام اہلسنت ابو منصور محمد بن محمد السمرقندی الماتریدی [illegible]

لا یطلقون اسم الزلۃ علی افعال الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لانہا نوع ذنب

کے افعال پر اطلاق زلۃ کا نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ ایک قسم کا گناہ ہے

"ص ۲۳"

اور قاضی عیاض نے وہ الفاظ کہ جن سے شبہ پڑتا تھا کہ انبیاء علیہم السلام سے صغائر ہو گئے ہیں جواب دیا کہ

عفا اللہ عنک و لیغفر لک اللہ۔ | یہ کلمات انشائیہ ہیں بمعنی استفتاح کے ص ۱۵۳ / ۲

یوں ہی مسامرہ ابن ہمام میں بھی ہے۔ ابوبکر[۱] ابن العربی نے فرمایا۔ بل لا تجوز علیہا المعاصی فی الافعال احکام القرآن ص ۱۲۸۵ / ۳ انبیاء علیہم السلام کے افعال میں گناہ صادر نہیں ہوتے

امام عبد[۲] القاہر البغدادی نے الفرق بین الفرق میں فرمایا ہے ص ۳۴۳:

وقالوا العصمۃ الانبیاء عن الذنوب وقالوا ما وری عنھم من زلا لتزھم علی انہا کانت قبل النبوت

اہل سنت نے کہا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں سب گناہوں سے اور جو ان کی تاویل کر کے کہتے ہیں کہ

---

[۱] ابوبکر محمد بن عبد اللہ تلمیذ الامام الغزالی المتوفی ۵۴۵ھ

[۲] امام عبد القاہر بن طاہر بن محمد الاصول البغدادی المتوفی ۴۲۹ھ

علی خلاف قول من اجاز علیهم الصغائر :

یہ قبل النبوۃ تھیں اہل سنت ان لوگوں سے خلاف ہیں جو کہ انبیاء سے صغائر کے قائل ہیں :

مواقف[1] اور اس کی شرح میں مذکور ہے ۔

واما الکبائر ای صدورها عنهم عمدا فمنعه الجمهور من المحققین والائمة ولم یخالف فیه الا الحشویة والاکثر من المانعین علی امتناعها سمعا

انبیاء سے کبائر کا صادر ہونا جمہور نے منع کیا ہے محققین اور ائمہ نے اسمیں کسی نے بھی اختلاف نہ کیا بغیر حشویہ کے اور اکثر جو منع کرتے ہیں تو ان کی دلیل قرآن و حدیث ہے

: ص ۴۹۶

مذکورہ بالا اقوال سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انبیاء علیہم السلام سے گناہ کبیرہ کے صادر ہونے کا قائل کوئی نہیں ہے سوا حشویہ کے اور مودودی کے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کا حکم لگاتے ہیں تو کیا مودودی حشویہ میں سے نہیں ؟

بعض لوگ حاشیہ نمبر اس پیش کرتے ہیں حالانکہ اسمیں

---

[1] المواقف للقاضی عضدین عبد الرحمٰن بن احمد الایجی ۷۵۶ھ میں قید خانہ میں وفات پائی یہ علامہ تفتازانی کا استاد ہے

ان کو دلیل صدور کبائر نہیں ملتی صاحب نبراس اس کی اپنی تصنیف علم الکلام میں مرام الکلام ص۳۳ میں اس نے فرمایا ہے

الکلام فی عصمت الانبیاء للمتکلمین فیھا کلمات غیر مرضیۃ والمختار عندی انھم معصومون عن وساوس الشیطان و عن الکذب والکبائر والصغائر عمداً او سھواً قبل النبوت و بعدھا	انبیاء علیہم السلام کی عصمت میں متکلمین میں سے بعض کے اقوال ناپسندیدہ ہیں اور میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں شیطان کے وسوسوں سے جھوٹ سے کبیروں اور صغیروں سے عمداً اور بھول کر نبوت سے پہلے اور پیچھے۔

پھر صاحب نبراس نے نزداً فرداً ہر نبیؑ پر جو شبہات کئے گئے تھے ان کے جواب دیئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قتل قبطی کے اعتراض پر جو سوال وارد ہوتا ہے اس کے جواب میں فرمایا:

الجواب انہ نصر المظلوم من الکافر الظالم بلا قصد قتل

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فعل قتل، ایک مظلوم کی امداد حقی بغیر ارادے قتل کے۔ ص۳۸۔

اور حضرت یونس علیہ السلام سے جواب دے کر فرمایا

مغاضباً لقومہ لما یکفرھم ۔ اور ولا تکن کصاحب الحوت۔

والجواب ـ نفی قلت الصبر ولا معصیۃ فیہا ص ۳۹

اور حضرت داؤد علیہ السلام سے جواب دے کر فرمایا جو قصہ کہ لوگ نقل کرتے ہیں ۔ ان ھذا کذب باجتماع المحققین افتراء اھل الکتاب ::

یہ چند عبارات ہم نے اس لئے ذکر کر دیں کہ جو لوگ عصمت انبیاء علیہم السلام کے خلاف ہیں اور اس کی نسبت جمہور کی طرف کرتے ہیں تاکہ ان کے اس دھوکے کی قلعی کھل جائے ۔ اور تاکہ شرح عقائد کی غلطی معلوم ہو جائے کہ اس کی یہ نقل درست نہیں ہے ۔

کیا اب بھی مودودی گروپ کو عصمت انبیاء علیہم السلام کے بارے میں شک ہو سکتا ہے ؟

لیکن ان کو کسی خارجی دلیل کی حاجت نہیں ان کو گفت مودودی کافی ہے ان کے نزدیک اگر کوئی دنیا میں معصوم ہے تو صرف مودودی ہی ہے اور باقی سب انبیاء علیہم السلام غیر معصوم ہیں ۔

بئس للظالمین بدلا

وساء لہم یوم القیمۃ حملا

═

تمام صحابۂ کرام رضؓ پر مودودی کی شدید تنقید

اگر ان میں سے کسی نے کوئی غلط کام کیا ہو تو ہم محض اس کو صحابیت کی رعایت سے اس کو اجتہاد قرار دینے کی کوشش کریں بڑے لوگوں کے غلط کام اگر ان کی بڑائی کے سبب سے اجتہاد بن جائیں تو بعد کے لوگوں کو ہم کیا کہہ کر ایسے اجتہادات سے روک سکتے ہیں۔

(خلافت و ملوکیت ص۳۰۴)

اس صفحہ پر اس نے لفظ "غلط" دس دفعہ استعمال کیا ہے

لیکن جان بوجھکر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق غلط کام کرنے کا نام اجتہاد ہر گز نہیں۔

(خلافت و ملوکیت ص۳۰۴)

بلکہ صحابیؓ کی مرتبۂ بلند کی وجہ سے وہ غلطی اور نمایاں ہو جاتی ہے

(خلافت و ملوکیت ص۳۰۴)

صحابہؓ پر یہودی اخلاق کا اثر تھا!

انصار مدینہ نے یہ قربانی دی یہ جو مہاجر مکہ مکرمہ سے حضورؐ کے ساتھ تشریف لائے تھے ان کی خاطر انصار نے جن کے پاس ایک سے زائد بیویاں تھیں طلاق دے کر مہاجرین کو دیں تو مودودی کو خدا جانے اس پر کیا دکھ پہنچا لکھتے ہیں۔

"یہودی اخلاق کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے۔

(تفہیمات ص۲۱ طبع چہارم۔ طبع اول ص۳۵)

مودودی افضیوں سے بھی کچھ آگے بڑھ گئے

چنانچہ منہاج الکرامہ بحوالہ منہاج السنۃ ص۱۷۳ ابن مطہر حلی نے صحابہ رضوان علیہم اجمعین پر جو ۲۴ الزام لگائے مگر

مودودی نے پینسٹھ [65] الزامات لگائے۔

(چند نمونے ملاحظہ ہوں)

کہ حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہے۔ (خلافت وملوکیت ص۱۱۶)

الجواب: حضرات صحابۂ کرامؓ چونکہ مجتہد تھے اور مجتہد پر اپنے اجتہاد کی اتباع لازم ہے، تو اگر اس کے اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو اس کو اجر ملتا ہے۔ تو کیا گناہ پر اجر ملے گا؟

نہیں ان کی خطا خطا نہیں ہے۔

حضرت مجددؒ نے فرمایا ہے۔ لیکن خطا اجتہادی است. از ملامت وطعن دور است۔ واز تشنیع وتحقیر پاک ومبرا۔ مکتوب ص۳۶ و ص۵۲ دفتر دوم پھر یوں ہی مکتوب ص۲۷/۲، ص۹۶/۲، ومکتوب ص۸۰ دفتر اول۔

اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الکف عما شجر بین الصحابۃ غنیہ ص۶۹، ومنہاج السنۃ ص۲۲/۲، ومسامرہ ابن ہمام ص۳۱۳ وغیرہ۔

پھر لکھا ہے کہ۔

حضرت معاویہؓ کو مسلسل بڑی طویل مدت تک ایک ہی صوبے کی گورنری پر مامور رکھا۔ (خلافت وملوکیت ص۱۱۵)

الجواب۔ مودودی نے جھوٹ لکھا ہے بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے

سے اسی عہدے پر چلے آرہے تھے۔

"حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس معاملے میں معیار مطلوب کو قائم نہ رکھ سکے" (خلافت و ملوکیت ص۹۹)

ان کے عہد میں بنی امیہ کو کثرت سے بڑے عہدے اور بیت المال سے عطیات دیئے گئے" (ص۹۹)

افریقہ کا خمس مروان کو عطا کیا گیا۔
(خلافت و ملوکیت ص۱۰۷)

الجواب ۔ یہ غلط ہے۔ مروان نے پانچ لاکھ پونڈ پر خریدا تھا۔ چنانچہ ابن خلدون نے ذکر کیا ہے،

ناشتراہ مروان بن الحکم بخمس مائة الف دینار وبعض من یقول انما اعطاہ ولا یصح۔

اور ابن العربی نے لکھا ہے۔ امام کا کسی کو عطیہ دینا جائز ہے (العواصم ص۱۰۰)

الجواب ۔ کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ حق سے منحرف ہو گئے یا ان سے دینی بصیرت و اجتہاد ختم ہو گیا تھا۔

الجواب ۔ بنی امیہ کو دور شیخین میں اسّی فیصد عہدے دیئے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں ان کو کم کر دیا گیا۔ دیکھو منہاج السنة ص۱۲۸/۳)

بنی امیہ کے تو چند آدمی تھے باقی سب دوسرے لوگ تھے۔ (طبری ص۱۴۸ طبع قدیم حسینیہ مصر)

طبری نے ص۱۰۳/۵ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ

قول ذکر کیا ہے ولا استحل اموال المسلمین لنفسی ولا لاحد من الناس۔ یعنی میں بیت المال کا مال اپنے لئے حلال جانتا ہوں اور نہ اور کسی کے لئے،
بلکہ طبری نے لکھا ہے کہ اپنے ذاتی مال کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کیا۔
یوں حاشیہ عواصم میں ہے ص ۱۰۲۔
خلافت و ملوکیت میں ہے ص ۱۰۶ "لیکن ان کے بعد جب حضرت عثمان رضؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے گئے = معاذ اللہ کیا حضرت عثمان رضؓ نے قرآن وحدیث اور طریقہ شیخین کو چھوڑ دیا ؟
کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم =

حضرت عثمان رضؓ مودودی کی نظر میں

حضرت عثمان رضؓ معاذ اللہ خائن تھے۔
کیونکہ بیت المال کا مال رشتہ داروں کو دیا۔
(خلافت و ملوکیت ص ۹۹)

بے انصاف تھے۔ کیونکہ رشتہ داروں کو عہدے دیئے
(خلافت و ملوکیت ص ۹۹، ۱۰۶، ۱۰۹)

سبب فتنہ تھے۔ بلکہ قبائلیت کی دبی ہوئی چنگاریاں

پھر سلگ اٹھیں (خلافت و ملوکیت ص۱۰۰)

شیخین کے طریقے سے خلاف تھے - لیکن ان کے بعد جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو وہ رفتہ رفتہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے (خلافت و ملوکیت ص۱۰۶)

ظلم و عدوان کیا "- عمرو بن العاصؓ کو مصر کی گورنری سے ہٹا کر اپنے رضاعی بھائی عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح کو مقرر کیا۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۰۷)

غیر موزوں لوگوں کو مقرر کیا — اپنے چچا زاد بھائی مروان بن الحکم کو انہوں نے سیکرٹری بنایا۔
(خلافت و ملوکیت ص۱۰۸)

حق داروں کو حق نہ دیا — اور جن کی قدر بانیوں سے دین کو فروغ ہوا تھا پیچھے ہٹائے گئے "
(خلافت و ملوکیت ص۱۰۹)

نبیؐ کے حکم کو توڑا — مگر اس کی بعض حرکات کی وجہ سے رسول اللہ نے اسے مدینہ سے نکال دیا تھا یعنی حکم بن العاص کو۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس کو بلایا۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۱۱)

غلط پالیسی والے تھے۔
حضرت عثمان کی پالیسی کا یہ پہلو بلا شبہ غلط تھا۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۱۱)

حضرت علیؓ پر طعن

حضرت علیؓ کے پورے زمانۂ خلافت میں ہم کو صرف ایک ہی کام نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سوا چارہ نہیں۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۴۶)

حضرت معاویہؓ پر الزامات

حضرت معاویہؓ کا طرز غیر آئینی تھا ___ اس سے بدرجہا زیادہ غیر آئینی طرز عمل دوسرے فریق یعنی حضرت معاویہؓ کا تھا۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۲۵)

باغی تھے ___ مرکزی حکومت کی اطاعت سے انکار کیا۔ (جب اس نے بیعت نہ کی تھی) (خلافت و ملوکیت ص ۱۲۵)

بدنظمی کی ___ یہ سب کچھ دور اسلام کی نظامی حکومت کے بجائے زمانہ قبل اسلام کی قبائلی بدنظمی سے اشبہ ہے (خلافت و ملوکیت ص ۱۲۵)

خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کیا ___ ان کے ہاتھ میں اختیارات کا آنا خلافت کا ملوکیت کی طرف اسلامی ریاست کے انتقال کا عبوری مرحلہ تھا۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۴۷)

ان کا غلط کام ___ لیکن ان کے غلط کام کو تو غلط کہنا ہوگا۔ (خلافت ملوکیت ص ۱۵۳)

خلافت کے لئے جنگ کی ــــ انہوں نے لڑ کر خلافت حاصل کی۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۵۸)

زور سے خلیفہ بنے ــــ لوگوں نے ان کو خلیفہ نہ بنایا، وہ خود اپنے زور سے خلیفہ بنے۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۵۸)

قاتل حجر بن عدی تھے ــــ اور انہوں نے ان کے قتل کا حکم دیا۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۶۵)

کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی خلاف ورزی کی ــــ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے احکام کی صریح خلاف ورزی کی۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۷۴)

اس نے بدعت کی ــــ اور ایک نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسرِ منبر حضرت علیؓ پر سب و شتم کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۷۴)

خیانت کی ــــ لیکن حضرت معاویہؓ نے حکم دیا کہ مالِ غنیمت میں سے سونا چاندی ان کے لئے الگ نکالا جائے۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۷۵)

والد پر زنا کی شہادت لی ــــ اپنے والد ماجد کی زناکاری پر شہادتیں لیں۔

اس کے عہد میں حدیں توڑی گئیں ــــ حضرت معاویہؓ کے عہد میں سیاست کو دین پر بالا رکھتے اور

سیاسی اغراض کے لئے شریعت کی حدیں توڑ ڈالنے کی جو ابتداء ہوئی تھی۔ (خلافت وملوکیت ص۱۷۹)
(روافض بھی یہی کہتے ہیں)

جاحظ معتزلی[1] نے جو روافض کے لئے رسالہ لکھا ہے۔
"رای الجاحظ فی معاویہ رض والامویین" اس کے ص۱۲۴ پر ہے فعندها استوی معاویۃ رض علی الملک واستبد علی بقیۃ الشوری وعلی جماعتہ المسلمین من الانصار والمهاجرین فی العام الذی سموہ عام الجماعۃ بل عام فرقۃ وقہر وجبریۃ وغلبۃ والعام الذی تحولت فیہ الامامۃ ملکا کسرویا والخلافۃ غصبا قیصریا الخ
ترجمہ۔ اور اس وقت جب کہ معاویہ رض سلطنت پر چھا گیا اور اس نے شوریٰ پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کی جماعت انصار ومہاجرین پر بھی۔ یہ وہ ہی سال ہے جس کو لوگ سال اتفاق کہتے ہیں مگر یہ سال افتراق وقہر، غلبہ کا تھا۔ بلکہ یہ وہ سال ہے کہ جسمیں خلافت ملوکیت زور سے غلبے سے چھینی گئی۔
(دیکھا آپنے کچھ فرق نظر آتا ہے ان میں اور انکے ترجمان مودودی میں)

---

[1] الجاحظ عمر بن بحر المعتزلی قال ابو المظفر الاسفرائنی المتوفی سنہ ۴۷۱ھ فی تبصیر فی الدین عمرو بن بحر الجاحظ وقد اغتر اصحابہ
(باقی حاشیہ بر ص۵۶)

الجواب - امام ولی اللہ دہلوی رحؒ نے فرمایا۔

باید دانست کہ معاویہ رضؓ بن ابی سفیان رضؓ یکے از اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صاحب فضیلت جلیلہ در زمرۂ صحابہ کرام رضؓ زنہار در حق او سوء ظن نکنی تا در ورطۂ سب او نہ افتی تا مرتکب حرام نشوی۔

(ازالۃ الخفاء مقصود اول فصل پنجم باب فتن)

اور طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ - جب کہ حضرت عثمان رضؓ شہید کر دیئے گئے تو صحابۂ کرام نے فرمایا کہ خلافتہم

(بقیہ حاشیہ ص۵۵ سے آگے) بحسن بیانہ فی تصانیفہ ولیعرفوا اضلالتہ وما احدثہ فی الدین من بدعتہ لکانوا یستغفرون عن مدحہ ویستنکفون عن الانتساب الی مثالہ ثم ذکر بدعتہ۔

لسان المیزان میں ہے۔ وکان من آئمۃ البدع وقال فسبحان من ضلہ علی علم وحکی الخطیب بسند انہ کان لا یصلی دھرہ والا بالعینا روضعا حدیث فدک وقال فی المیزان فتجدہ مرۃ یحتج للعثمانیہ علی الروافض ومرۃ للزنادقۃ علی اہل السنۃ وقال کان یستہزأ بالحدیث استہزأ لا یخفی وقال ابن حزم فی الملل والنحل کان احد المجان الضلال وقال ثعلب کان کذابا علی اللہ وعلی رسولہ وعلی الناس انتہی مختصراً ص۳۵۷ ج۴ - وذکرہ المسعودی فی مروج الذہب ص۱۹۵ ج۴ وقال ابن خلکان وکان تلمیذ النظام ص۲۳ ج۱ =

سے اٹھ گئی ہے ص ۸۰/۳ یہ

اور الصواعق میں ہے ص ۲۱۶ ابن حجر نے فرمایا - ومن اعتقاد اهل السنة والجماعة ان ماجری بين معاویہؓ وعلیؓ من الحروب فلم يكن لمنازعة معاوية لعلي في الخلافة للاجماع -

اور یوں ہی شیخ ابوالحسن الاشعری نے "الابانہ" ص ۹۵ میں ذکر کیا کہ معاویہؓ وعلیؓ خلافت کے لیے نہ لڑے تھے اور اس پر اجماع ہے -

مودودی نے خلافت وملوکیت ص ۱۷۳ میں حضرت معاویہؓ پر یہ الزام لگایا کہ چاروں خلفاء کے عہد میں یہ سنت تھی کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا نہ مسلمان کافر کا، حضرت معاویہؓ نے اپنے زمانۂ حکومت میں مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیا -

الجواب - ابن قدامہ ۶۲۰ھ نے مغنی کے ص ۲۹۴/۶ -

وروی عن عمر ومعاذ ومعاويةؓ انهم ورثوا المسلم من الكافر ولم يورثوا الكافر من المسلم و حكى ذالك عن محمد بن حنيفة وعلي بن الحسين وسعيد بن المسيب ومسروق وعبدالله ابن المغفل والنخعي ويحيٰ من العمير واسحق الخ

حضرت عمرو رضؓ ابن العاصؓ پر طعن

البتہ ان سے یہ دو کام ایسے سرزد ہو گئے ہیں جنہیں غلط کہنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ (خلافت وملوکیت ص۱۴۴)

حضرت حکمین پر طعن =

ان حضرات نے غلط طور پر فرض کر لیا کہ وہ حضرت علیؓ کو معزول کرنے کے مجاز ہیں۔ ص۱۴۴۔ پھر انہوں نے یہ بھی غلط فرض کر لیا کہ حضرت معاویہؓ ان کے مقابلے میں خلافت کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں۔" ص۱۴۴۔

مزید برآں ان کا یہ مفروضہ بھی غلط تھا کہ وہ خلافت کے مسئلے میں فیصلہ کرنے کے لئے حکم بنائے گئے ہیں (خلافت وملوکیت ص۱۴۴)

امہات المومنین حضرت عائشہؓ وحفصہؓ پر الزام

یہ نبی کے مقابلہ میں کچھ زیادہ جری ہو گئیں تھیں

اور حضورؐ سے زبان درازی کرنے لگیں تھیں ۔
(ایشیا ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء)

حضرت طلحہؓ و زبیرؓ و عائشہؓ کا مودودی نے خوب احترام کیا

ایک طرف حضرت عائشہؓ اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ اور دوسری طرف حضرت معاویہؓ ۔ ان دونوں فریقین کے رتبہ و مقام اور جلالت قدر کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے بھی یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ دونوں فریقین کی پوزیشن آئینی حیثیت سے کسی طرح درست نہیں مانی جا سکتی ۔
خلافت و ملوکیت صـ ۱۲۴ ۔
پھر کہتا ہے ۔ اس سے بھی زیادہ غیر آئینی طریق کار یہ تھا ۔ (خلافت و ملوکیت صـ ۱۲۴)
اس نے یہ اس لئے کہا ہے کہ ان کو مطالبہ بدلہ خون عثمانؓ کا حق نہ تھا حالانکہ خلیفہ کے خون کا قصاص کا حق ہر ایک کو حاصل ہوتا ہے ۔
پھر ان میں حضرت ابان بن عثمانؓ بھی تو شریک تھے کیا ان کو قصاص کا حق نہ تھا جب ان حضرات نے یہ شرط لگائی کہ خون عثمانؓ کا بدلہ لیا جائے تو تب ہم حضرت علیؓ کی بیعت

کریں گے تو پھر ان کی حیثیت کیسے غیر آئینی ہوگئی ۔

حضرت زبیرؓ و طلحہؓ شورش پسندوں سے ملے

اور شورش برپا کرنے والے دو ہزار آدمیوں کی جمعیت مدینہ میں موجود تھی کہ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ بھی چند دوسرے اصحاب کے ساتھ ان سے ملے ۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۲۷)

قرآن و حدیث میں مقام صحابہؓ کرام

قال اللہ تعالےٰ فی حق الاصحاب ۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ۔ اللہ صحابہؓ کرام سے راضی ہوا اور صحابہؓ اللہ سے راضی ہیں ۔

وکذلک جعلناکم امۃ وسطاً ۔ خدا نے تم کو امت عادلہ بنایا ۔ مفسرین نے صحابہ کرام مراد لئے ہیں ۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہؓ کا دوست میرا دوست اور صحابہؓ کا دشمن میرا دشمن ہے ۔

قاضی عیاض نے "شفا" میں فرمایا ومن توقیرہ وبرہ

صلی اللہ علیہ وسلم توقیر اصحابہ وبرھم ۔
یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت واحترام یہ ہے کہ ان کے صحابہؓ کی عزت واحترام کیا جائے ۔
اور پھر اس نے تفصیل فرمائی کہ اصحاب کا احترام یہ ہے کہ ان کے درمیان جو منازعات ہوئے ان سے زبان بند کی جاوے اور ان کی خوبیوں کے بغیر ان کو یاد نہ کیا جاوے ۔
الامساک عما شجر بینھم ص ۴۴/۲ شفاء ۔ یوں الصواعق ص ۲۱۶/۱ ، غنیۃ الطالبین ص ۶۹ ، تطہیر الجنان میں ہے ص ۳۱ ۔
شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ ص ۶۹ ، شرح فقہ اکبر امام ابو منصور ماتریدی ص ۵ ، فقہ اکبر ابو المنتہی ص ۲۷ ، امام ابو الحسن الاشعری نے فرمایا ہے ماجری بین علیؓ وزبیرؓ کان علی تاویل واجتھاد ۔ ثم قال وکذالک ماجری بین علیؓ ومعاویہؓ کان علی تاویل واجتھاد ۔ ص ۹۵ ،
یعنی حضرت زبیرؓ وعلیؓ اور حضرت علیؓ ومعاویہؓ کے مابین جو اونچ نیچ ہوئی ہے وہ ان کا اجتہاد تھا ۔
پھر فرمایا والتبری من کل من ینقص احد منھم رضی اللہ عنھم اجمعین ۔ ص ۹۶ ،
حضرت مجدد نے فرمایا ۔ مشاجرات اصحابہ بر محمل نیک محمول کنند ص ۵۲/۲ ، ص ۵۸ وص ۱۳۱/۱ ، منہاج السنۃ ص ۲۱۰/۲
مسامرہ ابن ہمام ص ۳۱۳ ومسامرہ الکفایہ للخطیب ص ۴۸/۱

التمہید والبیان صـ۳۳۲ - شفاء قاضی عیاض میں ہے - کہ مؤرخین وجاہل رواۃ اور گمراہ شیعہ اور مبتدعین جو نقل کرتے ہیں اس سے منہ پھیرا جاوے (ملخص صـ۴۴/۲)

اور امام ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں فرمایا ہے ،

لکن اذا اظہر مبتدع لقدح فیہم بالباطل فلا بد من الذب عنہم -

یعنی جبکہ کوئی بدعتی اٹھے اور صحابہؓ پر جھوٹ و افتراء لگائے تو اس کا رد کرنا واجب ہے - یوں ہی حدیث شریف میں بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اذا ظہرت البدع او سبت اصحابی فعلی العالم ان یظہر علمہ فان لم یفعل فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ والناس اجمعین - الزواجر صـ۵۰/۲ ، و (مکتوبات امام مجدد و تذکرۃ الابرار)

یعنی اگر کوئی بدعتی پیدا ہو اور میرے صحابہ رضی کیخلاف بکنے لگا تو علماء نے اس کی تردید نہ کی تو ان علماء پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہوگی -

مجتہدین و فقہاء کی تنقیص

لکھتا ہے - میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام

تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت ہی کا پابند ہوں۔ (رسائل و مسائل ص۱۸۹)

میرے نزدیک ایک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے (رسائل و مسائل ص۱۹۶ و ص۱۹۷، و ترجمان القرآن رجب و شعبان ص۱۳۴ ص۱۱۹)

نتیجہ یہ نکلا کہ مودودی کے نزدیک تمام اکابرین امت جیسا غزالیؒ و رازیؒ وکرخیؒ، جصاصؒ وغیرہ جو کہ مقلد تھے سب کے سب عمر بھر گناہ کرتے رہے۔

ابن ہمام نے تحریر کیا ہے:

وقالوا المنتقل من مذهب الى مذهب آخر باجتهاد وبرهان آثم يستوجب التعزير فبلا اجتهاد وبرهان اولى۔ (فتح القدیر ص۳۶ ج۶)

یعنی فقہاء نے فرمایا ہے کہ ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنے والا اگر ساتھ اجتہاد و دلیل کے بھی ہو تو گناہ گار ہے اور تعزیر کا لائق ہے تو جس میں اجتہاد و دلیل نہ ہو تو وہ تو زیادہ لائق ہے تعزیر کا اور سخت گناہ گار ہوگا۔

مگر اس مفکر اسلام کے نزدیک تو معاملہ برعکس ہے کہ تقلید کرنے والا گنہگار ہے۔

بدیں عقل و دانش بباید گریست

مگر اپنے چیلوں کو کیا حکم دیتا ہے؟ کہ خالص شرعی امور میں جن کا تعلق اجتہاد یا تعبیر نصوص سے ہو۔ مجلس شوری بالعموم امیر کی رائے قبول کرے گی۔
(ترجمان القرآن جولائی سنہ ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۹۴/۴۹)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تردید

—

پہلی چیز جو مجھکو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفاء کے تجدیدی کام میں کھٹکی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اور پھر ان کو وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کی ضرورت تھی۔ (تجدید احیائے دین صفحہ ۱۱۹ ترجمان القرآن دسمبر صفحہ ۳۳۲)۔

مجاہد اعظم حضرت مولانا سید اسمٰعیل شہیدؒ پر نکتہ چینی

—

بیعت ہونے کے ساتھ ایسی ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے کہ پیر صاحب اور ارباب من دون اللہ میں کوئی فرق نہیں رہتا ہے

یہی اسباب تھے کہ حضرت سید احمد بریلویؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی تحریک جہاد ناکام رہی کیونکہ ان کی تحریک میں تصوف اور اس کے عملی طریقے رائج تھے اور اب تجدید دین کے لئے ان چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔
(الفرقان)

قرآن کی مقرر کی ہوئی حدیں مودودی کے مذہب میں ظلم ہیں

جہاں معیار اخلاق اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلا شبہ ظلم ہوگا۔ اور جہاں یہ نظم معیشت نہ ہو وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے۔
(تفہیمات حصہ دوم ص ۲۸۱)

مودودی کے نزدیک احادیث لغو ہیں

مجرد حدیث پر کسی عقیدے کی بنا نہیں رکھی جاسکتی تھی

مدار کفر و ایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچی ہوئی آئیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ کہ علم و یقین ۔ (رسائل و مسائل ص۵۷)

مودودی نے دین میں تحریف کی

شرک جس کی تعریف خداوند کریم کی کسی صفت میں کسی مخلوق کو اس صفت میں شریک کرنا ہے یا اس کی ذات جیسا اور کسی کو جاننا ۔ اس نے شرک کو اس میں ہی بند کر دیا ۔ پھر تحریر کیا کہ ۔

شرک جس چیز کا نام ہے وہ بغیر اس کے متحقق نہیں ہو سکتی کہ کوئی شخص خدا کے سوا کسی دوسرے کو حقیقی معنوں میں حکم دینے اور منع کرنے کا حق قرار دے یا خدا کے امر و نہی کے مقابلے میں کسی اور کے امر و نہی کو واجب الاطاعت سمجھے ۔ (رسائل و مسائل ص۴۱)

نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ مودودی کے نزدیک نبیؐ واجب الاطاعت نہ ہوئے ورنہ خدا بن جائیں گے ۔ اور کسی کو عالم الغیب اور متصرف فی الامور غائبانہ جاننا شرک نہیں ۔

مودودی کا دین و عبادت سے مزاج

آپ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ باندھ کر قبلہ رو کھڑے ہونا گھٹنوں پر ہاتھ ٹیکنا زمین پر ہاتھ ٹیک کر سجدہ کرنا اور چند مقرر الفاظ زبان سے ادا کرنا بس یہی چند افعال اور حرکات بجائے خود عبادت ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ رمضان کی پہلی تاریخ سے شوال کا چاند نکلنے تک روزانہ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنے کا نام عبادت ہے غرض آپ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کے چند رکوع زبان سے پڑھ دینے کا نام عبادت ہے۔
غرض آپ نے چند افعال کی ظاہری شکلوں کا نام عبادت رکھ چھوڑا ہے۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جس عبادت کے لئے آپ کو پیدا کیا اور جس کا آپ کو حکم دیا ہے وہ کچھ اور ہے۔ (خطبات حصہ سوم صلا)

"پتہ چلا کہ یہ ارکان نماز مودودی کے نزدیک عبادت نہیں"

(واہ رے مجدد واہ)۔

مودودی خارجی ہے

لکھتا ہے۔ ایسے لوگ جن کو عمر بھر یہ خیال نہیں آتا کہ ج

بھی کوئی فرض ان کے ذمہ ہے - دنیا بھر کے سفر کرتے ہیں کچھ یورپ کو آتے جاتے ہیں حجاز کے ساحل سے بھی گزر جاتے ہیں جہاں سے مکہ معظمہ صرف چند گھنٹوں کی مسافت پر ہے اور پھر حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گزرتا تو وہ قطعاً مسلمان نہیں جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور قرآن سے جاہل ہے جو انہیں مسلمان سمجھتا ہے ۔ (خطبات ص ۱۸۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان کے سب لیڈر جنہوں نے حج نہ کیا کافر ہیں - بلکہ جو کوئی ان کو کافر نہ کہے وہ جاہل ہے۔

تصوف سے پرہیز ضروری ہے

اب جس کسی کو تجدید دین کے لئے کوئی کام کرنا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ متصوفین کی زبان اور اصطلاحات رموز و اشارات، لباس و اطوار، پیری مریدی اور اس تمام چیز سے جو اس طریقہ کی یاد تازہ کرنے والی ہو مسلمان اس سے اسی طرح پرہیز کریں جیسا کہ ذیابطیس کے مریض کو شکر سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء ص ۲۳)

تصوف قرآن و سنت سے دور ہے

اہل تصوف میں ایک مدت سے تزکیہ نفس کا جو مفہوم رائج ہو گیا ہے اور اس کے جو طریقے عام طور پر ان میں چل پڑے ہیں وہ قرآن و سنت کی تعلیم سے بہت ہٹے ہوئے ہیں
(رسائل و مسائل ص ۱۲۹/۱)

مودودی صاحب کے نزدیک اسمبلی کا ممبر بننا حرام ہے

اسلام میں شوریٰ کا جو تصور ہے وہ اپنی جگہ ہے اس کا موجودہ مغربی جمہوریت سے کچھ تعلق نہیں۔
(ترجمان القرآن مئی ۱۹۶۵ء)

تو اب پھر اس موجودہ جمہوریت کو دین کہکر کیوں نعرے لگاتے ہو کہ ہمکو ووٹ دو، کہ کفر و اسلام کی جنگ ہے ہم جمہوریت چاہتے ہیں۔

لکھتا ہے۔ اس نظریئے کی رو سے قانون کا ماخذ اور تمام معاملات زندگی میں مرجع اللہ کی کتاب اور

اس کے رسول کی سنت قرار پائی ہے۔ اور اس نظریئے سے ہٹ کر اول الذکر جمہوری نظریئے کو قبول کرنا گویا عقیدۂ توحید سے منحرف ہو جانا ہے، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ جو اسمبلیاں پارلیمنٹیں موجودہ زمانے کے جمہوری اصول پر مبنی ہیں ان کی رکنیت حرام ہے اور ان کے لئے ووٹ دینا حرام ہے۔ کیونکہ ووٹ دینے کے معنے یہ ہیں کہ ہم اپنی رائے سے کسی ایسے شخص کو منتخب کرتے ہیں جس کا کام موجودہ دستور کے ماتحت وہ قانون سازی کرنا ہے جو عقیدہ توحید کے سراسر خلاف ہے۔ پھر لکھا ہے۔

ایسے دلائل سے کسی ایسی چیز کو جو اصولاً حرام ہو حلال ثابت نہیں کیا جا سکتا ورنہ شریعت کی کوئی حرام چیز ایسی نہ رہ جائیگی جس کو مصلحتوں اور ضرورتوں کی بنا پر حلال نہ ٹھہرائی جائے۔ (رسائل مسائل ص ۲۷۱)

مشرک کے پیچھے نماز درست ہے

رہا یہ اندیشہ کہ جس شخص کو آپ اپنے نزدیک گمراہی اور شرک میں مبتلا پاتے ہیں اس کی نماز چونکہ آپ کے عقیدے کے مطابق مقبول نہیں ہے تو اگر آپ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو آپ کی

نماز نہ ہو گی، یہ اصلاً غلط ہے رسائل و مسائل ص۲۰۲

مودودی جماعت کے حیلے بہانے

سوال — مودودی صاحب نے جو کچھ بھی ذکر کیا ہے اپنے سے نہیں بنایا پہلی کتابوں سے لیا ہے۔

جواب — یہ تو ایسا جواب ہے۔ کہ کوئی کہے کہ قرآن میں موسیٰ علیہ السلام کو ساحر کہا گیا ہے (معاذ اللہ)
ہاں یہ مذکور تو ہے مگر کہا کس نے دشمنان پیغمبر نے،
تو ہم کہتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں تو ہے مگر بلا سند جو کہ قابل اعتبار نہیں — جیسا کہ تاریخ الخلفاء للسیوطی یا البدایہ والنہایہ لابن کثیر۔ یا جن کتب میں سند کے ساتھ ذکر ہے جیسا کہ تاریخ الامم للطبری، والاستیعاب لابن عبد البر وغیرہ تو وہ بری الذمہ ہو گئے ہیں انہوں نے سند ذکر کر کے یہ بتا دیا کہ دیکھو کذاب سبائی یہ کہتے ہیں ان کی اسانید کو دیکھو۔

محدثین فرماتے ہیں ان من اسند لك فقد حملك البحث — یعنی جس نے تمہارے سامنے سند بیان کر دی تو یہ تم پر بوجھ پڑ گیا کہ اس کے راویوں کو پرکھو تحقیق کرنی اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ کہ طبری سے روایت ہے یا ابو مخنف لوط بن یحییٰ سے لایا ہے۔

جو کہ کذاب سبائی ہے یا کہ واقدی جیسے نہ لایا ہو
جو کہ مشہور کذاب ہے۔ صرف کتابوں میں لکھا ہوا
تو کسی نے دلیل نہیں بنایا۔

عمرو بن القیس نے فرمایا ہے۔ ینبغی لصاحب
الحدیث ان یکون مثل الصیرفی الذی
ینتقد الدراھم فان الدراھم فیھا الزائف
والبھرج۔ کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ص۱۹ ج۱

یعنی روایت کرنے والے پر لازم ہے کہ صراف کی مثل
ہو کھرا کھوٹا پہچاننے والا ہو، کیونکہ روپیوں میں کھرے
بھی ہوتے ہیں اور کھوٹے بھی ہوتے ہیں۔

یزید بن ہارون سے روایت ہے۔
لا یکتب عن الرافضی فانهم یکذبون

اور یوں ہی سبائیوں کی روایات۔ جیسا کہ ابن ابی
حاتم نے کہا ہے الجرح والتعدیل ص۱۹ و ص۲۹)

مگر مودودی صاحب نے ان ہی روافض اور سبائیوں
کی روایتیں ذکر کر دیں۔
اور عادل ثقہ صحابہؓ کو مجروح و مطعون قرار دیا۔
نیز کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں غلطی نہ ہو تو بغیر تحقیق
و جانچنے کے کسی طرح قابل اعتنا نہ ہو گی۔
مگر مودودی صاحب نے کہا ہے کہ واقدی کی تاریخ میں
[illegible]

والجواب ۔ کیا تاریخ واقدی دین ہے یا کہ تعدیل صحابہ کرام رض ہے بلکہ صحابہ کرام رض کی مدح و تحسین اور واقدی جیسے جھوٹوں کی تحقیر دین ہے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے فرمایا ہے ۔ اھل الحدیث ثقاۃ فیما یروونہ لکن الآفۃ من فوقھم ۔ منہاج السنۃ ص ۱۸ ج ۳ ۔ یعنی اہل حدیث تو ثقہ اور معتمد ہیں مگر مصیبت جو آئی ہے تو اوپر سے ہے یوں طبری تو سچا ہے مگر رواۃ اوپر سے جھوٹے ہیں ۔ اور طبری پر الزام ہے ۔ کان یصنع للرفض کما فی لسان المیزان

سوال ۔ خلافت و ملوکیت اس لئے لکھی گئی ہے تاکہ سبب بیان کیا جائے کہ تبدیلی کس طرح واقع ہو گئی ہے ۔

الجواب ۔ ابن سعد نے طبقات الکبریٰ، حضرت شاہ ولی رح نے ازالۃ الخفاء میں وجہ بیان کی ہے کہ روافض نے فتنہ برپا کر کے خلافت کو بدلا یا ۔ مگر مودودی صاحب نے اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر صحابہ رض کو مجرم قرار دیا پھر جہاں جہاں بھی روافض کی کتب میں صحابہ رض پر الزامات تھے سب کو جمع کر کے صحابہ رض پر تھوپ دیا ۔

اگر یہ جواب دیتے ہیں کہ پہلی کتابوں سے نقل کی ہے ۔ تو ہم پوچھتے ہیں

کہ کیا خلافت و ملوکیت کیطرح کسی عالم نے مجموعہ تحریر کیا ہے
ہاں اگر کسی عالم کی کتاب سے کوئی چیز مل جائے تو یا تو اس کی
لغزش ہوگی یا اس کی کتاب میں مخالفین نے درج کیا ہوگا جیسا
کہ بے شمار کتابوں میں روافض نے یہ حرکت کی ہے اور اگر اسلاف
سے کوئی لغزش ہوگی تو وہ دین تو نہیں بن جاتا ۔ بلکہ سلف کی زلات
سے اجتناب کرنا چاہیئے جیسا کہ "مشکل القرآن" لابن قتیبہ میں ہے
کتابوں میں شرک و بدعت بھی ملتا ہے تو پھر ان کو تسلیم کر لیں گے
اگر ہر کتاب کا لکھا ہوا دین ہوتا تو آج یہ ہمارا دین اتنا صاف شیشہ
نہ ہوتا بلکہ گڈ مڈ ہو گیا ہوتا ۔ عصمنا اللہ سبحانہ عن الخطاء والزلل"

بئس الرفد المرفود

مودودیت کے تحفے ۔

نام نہاد جماعت اسلامی میں شامل ہوکر آپ کو مودودیت کے
رنگ میں چند تحفے ملیں گے ۔
تنقیص انبیاء علیہم السلام میں جد وجہد ۔

جب مودودی صاحب نے انبیاء کی تنقیص کی ہے تو جو لوگ اسکو اپنا راہنما و امیر تسلیم کریں گے ان کی لامحالہ یہ کوشش ہوگی کہ ہم کو کوئی حاشیہ و محشی اور روایات بھو دلیں تاکہ اس کارِ خیر میں ہم کو بھی حصہ مل جائے اور امیر صاحب کی تائید ہو جائے"۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ

طعنِ صحابہؓ۔ جب کہ مودودی صاحب نے اصحابِ رسولؐ پر طعن لگائے تو اس کے چیلوں نے اقوال موضوعہ و حکایات روافض اور زلات سلف اور جو کہ زنادقہ نے کتابوں میں درج کیا ہے ان کو حجت بنا کر طعن صحابہؓ مشغلہ بنایا۔

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ

۔ آئمہ مجتہدین سے بیزاری۔

مودودی صاحب نے فقہاء کی تقلید کو گناہ قرار دیا ہے۔

تو اب باقی لوگ یا تو مودودی صاحب کی بات مان کر اماموں سے بیزار ہو جائیں گے یا ان کی تقلید کر کے گنہگار ہو جائیں گے۔ ایک بات تو ضرور ہو گی۔ واستہوته الشیطن فی الارض حیران

اولیاء کرام اور انکے طریقے سے بیزاری

آپ کے امیر نے تصوف کو خلاف قرآن وحدیث قرار دیا ہے۔ اور پیر کو ارباب من دون اللہ کہا ہے تو کیا جن لوگوں نے تعلق باللہ کی خاطر رشد و ہدایت کا سلسلہ جوڑا تھا تو وہ اپنے راہ نمایان حق سے کٹ گئے اور یا پھر مودودی صاحب سے بئس الورد المورود

اولیاء مجتہدین و صوفیاء کرام کو ناقص سمجھنا

آپ کے قائد نے علماء مجتہدین و صوفیائے کرام کو ناقص بنایا تو تم بھی یوں جانو گے تو من عادٰی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

مذہب سے آزادی

آپ کے مفکر نے کہا ہے کہ میں کسی مسلک کا پابند نہیں ہوں۔
تو پھر جو مودودی مولوی اپنے پیشوا کے طریقہ پر نہ ہو تو کیا غدار و منافق نہ ہوگا اور اگر اس کے طریقہ پر چل رہا ہے تو جب درس میں کسی امام کے مذہب کی تائید کرے یا خود کسی مذہب پر عمل کرے گا تو پھر بھی منافق ہوا۔ لَا اِلٰی هٰؤُلَاءِ وَلَا اِلٰی هٰؤُلَاءِ۔

دینِ متین کو چھوڑ کر دینِ مہین کو لینا

مودودی صاحب نے ہر کتاب، ہر مسئلہ میں جھوٹی کمزور وضعی روایتیں لے کر انبیاء و صحابہ کو مجروح کیا تو جرح و تعدیل کی کتابوں کی کوئی حیثیت نہ رہی تو سب ارکان اس دین کو جو کہ ان من گھڑت روایتوں والا ہو تو تسلیم کریں گے (وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ)

اس جماعت میں داخل ہو کر عام سے مسٹر بننا ہوگا

مودودی صاحب نے لحیہ۔ داڑھی کی حد بندی نہیں کی یعنی اس کے

نزدیک مونٹھ بھر داڑھی کوئی ضروری نہیں ہے - تب ہی تو آپکو
اکثر ایسے ہی نظر آئیں گے جن کی داڑھی خلاف سنت ہوگی -
لہٰذا اس جماعت میں داخل ہوکر عالمانہ شکل چھوڑکر کچھ فیشنی داڑھی
رکھ لی اور علمی کتابیں رکھکر رسالے و اخبارات بغل میں پکڑ
لیں - اب عالم سے مسٹر بن گئے

== علماءِ حق سے بیزاری ==

چونکہ ہندوستان و پاکستان بھر کے سب علماء نے اس کو فتنہ
کبریٰ و گمراہ قرار دیا ہے تو آپ ان سب سے بیزار ہوئے

دنیاوی اغراض کیخاطر مقابل کو کافر بنانا

نعرہ لگاتے ہیں کہ اب اسلام اور کفر کا مقابلہ ہے تو بتاؤ کہ کس
جماعت کا لیڈر کافر ہے پھر اگر نہیں بتا سکتے تو حکم تم پر لوٹا -

فقد باء بها احدهما

اگر پاکستان میں مقابلہ ہے تو رافضی اور سنی کا ہے -

تلك عشرة كاملة

آخری عرض

مودودی صاحب کی کتابوں سے چند حوالے بطور نمونہ ہدیۂ قارئین پیش کیے گئے ہیں تاکہ جن لوگوں کی محبت حضرات انبیاء علیہم السلام اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسلاف سے ہو وہ حضرات اس جماعت سے کنارہ کش رہیں۔

جماعت اشاعت التوحید والسنۃ "عام مسلمانوں سے اور خصوصاً اپنی جماعت کے حضرات سے پر زور اپیل کرتی ہے کہ مودودی صاحب کے اس عظیم فتنہ "بغض انبیاء علیہم السلام" و "توہین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین" و "تحریف فی الدین" سے خبردار رہیں۔ اور نہی عن المنکر کے فرائض ادا کرتے رہیں اور اس کو ذریعہ حفاظت دین سمجھیں۔

مودودی صاحب کے اقوال کی اصلی حقیقت و
ماہیت کو واضح کرنے کے لئے ایک کتاب

ذب الذباب من
سب الاصحاب

انشاء اللہ عنقریب شائع ہو رہی ہے۔

من جانب
اراکین
جماعت اشاعت التوحید والسنۃ

اشاعۃ التوحید والسنۃ کے عقائد

۱۔ علم غیب یعنی ہر چیز کو جاننا ہر وقت جاننا خاصۂ خدا ہے کسی اور مخلوق کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

۲۔ جس چیز کو شریعت نے عبادت قرار دیا ہے وہ اللہ کے سوا کسی مخلوق کے لئے کرنی شرک ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام، جنوں وفرشتوں وغیرہ کو مافوق الاسباب، نفع ونقصان دینے والا ماننا شرک ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مخلوق کو غائبانہ پکارنا اور ان سے مدد مانگنا شرک ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر مخلوق کے نام کی نذر ونیاز دینا شرک ہے۔

۶۔ اللہ کے سوا کسی مخلوق کو برکت دینے والا ماننا شرک ہے

۷۔ قبروں کی زیارت سنت طریقے کے سوا بعض شرک ہے بعض گناہ کبیرہ اور بعض حرام و مکروہ ہے۔

۸۔ اولیاء کرام کو قیامت سے پہلے ان کے فوت ہونے کے بعد سفارشی ماننا عالم برزخ میں خلاف قرآن و حدیث ہے۔

۹۔ حیلہ اسقاط جو کہ اب کیا جاتا ہے جس میں یتیم اور غائب کا مال تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور غنی اور امیر کو دیا جاتا ہے، یہ مال لینا حرام اور یہ طریقہ بدعت ہے۔

۱۰۔ میت کے گھر سے کھانا، کھانا بہت بڑا گناہ ہے، اور آئمہ کرام و مجتہدین نے حرام و مکروہ قرار دیا ہے۔

۱۱۔ دعا بعد الجنازہ۔ یعنی جنازہ کا سلام پھیرنے کے بعد متصل دعا کرنا بدعت ہے اور میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر دعا کرنا سنت ہے، فرض نماز کے بعد امام و مقتدیوں کا ملکر دعا کرنا سنت ہے اور سنتیں پڑھکر جمع سے دعا کرنا بدعت ہے

ایک ہمدردانہ اپیل

برادران ملت آپ نے ملاحظہ کرلیا مودودی صاحب
کے عقائد ونظریات کو ۔ اگر آپ کو کسی حوالے میں شک
وشبہ ہو تو دیکھ سکتے ہیں ہاں اگر پھر بھی آپ کو یہی
اسلام چاہیئے تو آپ بخوشی اس تحریک سے مل کر
اپنا کام چلا دیں اور اگر آپ کے دل میں عصمت حضرات
انبیاء علیہم السلام وناموس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
واحترام فقہاء کرام اور محبت اولیاء عظام رحمہم
اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا جذبہ ہو تو آج ہی آپ
اس جماعت سے بیزاری کا اعلان کردیں ۔

مگر جو بعض حضرات توحید وسنت کا دامن چھوڑ کر
بغیر سوچے سمجھے اس تحریک سے آملے ہیں صرف دنیاوی
مفاد کی خاطر تنخواہ وچندوں کے لیے تو
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۔

ہاں اگر یہ دنیاوی مفاد کیخاطر یہاں بھٹکے تو پھر کونسی چیز ہے جسکی وجہ سے یہ اتنے مجبور ہو گئے کہ انکو ان مشائخ کا ساتھ چھوڑنا پڑا جن سے انکو تفسیر کتاب اللہ اور سنت مصطفٰے جیسا بیش قیمت خزانہ ہاتھ آیا اور اب اردو رسالوں کے مصنف بنکے جھنڈے گاڑنے لگ گئے!

(مولوی) محمد اسحٰق کیلیونچہا

خادم
اشاعۃ التوحید والسنۃ

۱۶ جمادی الاول
۱۳۹۰ھ
بروز سوموار
۳ اگست ۱۹۷۰ء

الراقم المعروف قاری سیف اللہ خالد
(مدرس ... کیمبلپور)

۱، دفتر اشاعت التوحید والسنۃ چوک سکندر پورہ پشاور۔

۲، مدرسہ انجمن تعلیم القرآن پنج پیر تحصیل صوابی ضلع مردان۔

۳، محمد اسحق قریشی جنرل سٹور مینا بازار کیمبلپور۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ

الاستفتاء

بخدمت گرامی شیخ الحدیث قاضی شمس الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض اینکہ ارکان شوریٰ جماعۃ التوحید والسنۃ اشاعت سرحد نے فیصلہ کیا، کہ جناب شیخ الحدیث سے مودودی کیمتعلق مطالبہ فرمائیں کہ وہ کیسا آدمی ہے؟

الجواب

مودودی صاحب کے نظریات مذہب اہلسنت کے مطابق نہیں۔ بلکہ شیعہ سے مطابقت رکھتے ہیں لہذا وہ اس پوزیشن میں نہیں کہ ان کی قیادت قبول کیجائے۔ ہاں یہ درست نہیں کہ انہیں کافر کہا جائے اور نہ وہ کافر ہیں۔ ان کو کافر کہنا تعصب پر مبنی ہے۔ اور ان کی کتاب خلافت وملوکیت سراسر اہل حق کے مسلمہ عقائد کے خلاف ہے۔ ان کی قیادت سے اجتناب کیا جائے

احقر

شمس الدین۔ جامعہ صدیقیہ

دگوجرانوالہ (۷۱-۵-۳۱)

الاستفتاء

بخدمت گرامی عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرض اینکہ ارکان شوریٰ جماعۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ نے مرحلہ فیصلہ کیا کہ جناب شاہ صاحب عنایت اللہ شاہ بخاری سے مودودی کے متعلق مطالبہ فرمادیں کہ وہ کیسا آدمی ہے؟

الجواب

سو مختصر عرض ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے بارے میں خطرناک گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ تبلیغ و تنبیہ کے باوجود شدید ضد پر قائم ہیں۔ بعض دیگر مسائل میں بھی اغلاط صریحہ کے مرتکب ہیں (من سید عنایت اللہ شاہ بخاری جامع مسجد گجرات) حضرت شیخ الحدیث صاحب مولانا مولوی حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مودودی کا کتاب و سنت کا بار بار ذکر فرمانا محض ڈھونگ ہے۔ وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں نہ سنت کو مانتے ہیں۔ بلکہ وہ خلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب بنا رہے ہیں۔ اور اسی کو چلا کر لوگوں کو دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں"

(مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت)

البصائر للمتوسلین بالمقابر

ضیاء النور لرد البدع والفجور

النشاط فی حیلة الاسقاط

الانتصار لسنة سید الابرار

اصول السنة فی رد البدع

سمط الدرر فی ربط الآیات والسور

نیل السائرین فی طبقات المفسرین

رسالة البیضاء فی مسئلة الدعاء

کتاب البدع

حقیقت مودودیت

ذب الذباب عن سب الاصحاب